اسلامی تعلیمات اور جدید و قدیم میڈیکل سائنس کی روشنی میں

حکیم محمد 03007444904

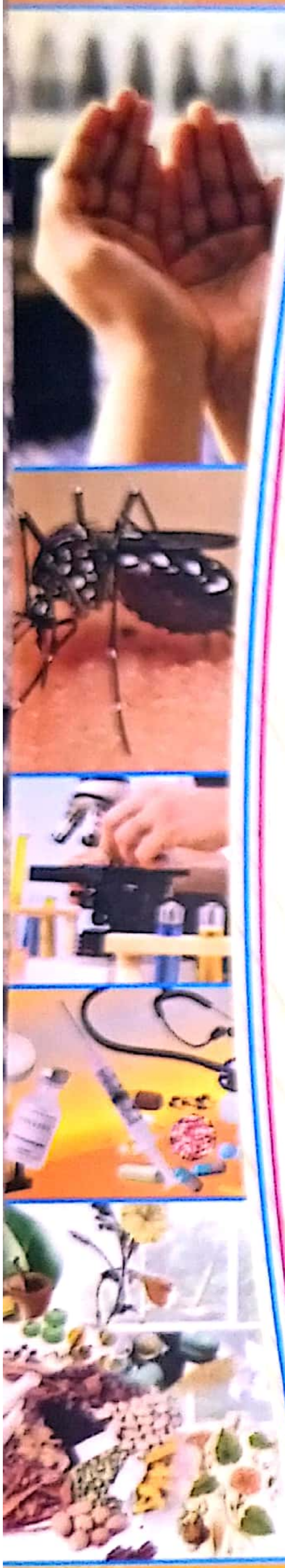

ڈینگی بخار

اسباب ★ علامات ★ علاج

تالیف

حکیم مدثر محمد خاں

دی اسلامک ایجوکیشن اینڈ ریسرچ سنٹر ضلع فیصل آباد

Scanned with CamScanner

پیغام

(استاذ المعالجین حکیم شبیر احمد راں، مرکزی رہنما تجدید طب فاؤنڈیشن، پاکستان)

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے ہمیں مسلمان بنایا اور ہماری رہنمائی کے لیے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ آپ ﷺ ہمارے لیے اللہ کا کلام اور اپنا فرمان عالی شان چھوڑ گئے تاکہ ہم ان پر عمل پیرا ہو کر اپنی دنیا و آخرت کو سنوار سکیں۔ آپ ﷺ نے بڑے پیارے انداز میں وہ مسائل بھی حل کر دیے تھے جن کو حل کرنے سے آج کے ترقی یافتہ دور کے سائنس دان، ڈاکٹر اور طبیب قاصر ہیں۔

ہم ان شاء اللہ بفضل اللہ تحقیق کی اسلامی راہوں کے ذریعے پاکستانی قوم کو کمال کی طرف لے جائیں گے، کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ تحقیق کرنے والے دماغ صرف یورپ و امریکہ اور روس و چین میں ہی پیدا نہیں ہوتے بلکہ ہمارے وطن عزیز پاکستان میں بھی موجود ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ہمیں رہنمائی اللہ تعالیٰ کے کلام اور محمد عربی ﷺ کے فرمان سے لینا ہوگی۔

؎ مانگتے پھرتے ہیں اغیار سے مٹی کے چراغ
اپنے خورشید پہ پھیلا دیے سائے ہم نے

حکیم شبیر احمد راں

پرنسپل: حکیم انقلاب میڈیکل ریسرچ اینڈ

ہیلتھ ایجوکیشن انسٹی ٹیوٹ موڑ ایمن آباد گوجرانوالہ

0301-4852123

رابطہ آفس

تجدید طب فاؤنڈیشن پاکستان

حکیم محمد ظفر اللہ انبالوی، البرکت دار الشفاء،

فیضان البرکت، نیاز باغ، سرگودھا روڈ، فیصل آباد 0300-7674605

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلامی تعلیمات اور جدید و قدیم میڈیکل سائنس کی روشنی میں

ڈینگی بخار

تالیف

حکیم مدثر محمد خاں

دی اسلامک ایجوکیشن

اینڈ ریسرچ سنٹر ضلع فیصل آباد

Scanned with CamScanner

ترتیبِ مندرجات

- حرف تشکر ---------- 6
- حرف چند ---------- 8
- منظور ہے گزارش احوال واقعی ---------- 10
- عام فہم کتاب ---------- 12
- کلاسک کتاب ---------- 14
- صحت اور مرض اسلام کی نظر میں ---------- 16
- بخار ---------- 18
- اہمیت ---------- 18
- تعریف ---------- 18
- ڈینگی بخار کی تعریف ---------- 18
- متعدی امراض کی تعریف ---------- 19
- ایک لاجواب سوال ---------- 19
- کوئی مرض متعدی نہیں! ---------- 19
- ڈینگی بخار کے اسباب ---------- 22
- علامات ---------- 23
- بیماریوں اور مصائب کی دو صورتیں ---------- 24
- پہلی صورت؛ سزا و عذاب ---------- 24
- دوسری صورت؛ آزمائش و امتحان ---------- 25
- تکالیف پر صبر کا اجر ---------- 26
- علاج ---------- 30
- حکم علاج ---------- 30
- کوئی مرض لاعلاج نہیں! ---------- 30
- علاج کرانا توکل کے منافی نہیں! ---------- 30
- علاج کی اقسام ---------- 32

- (پہلی قسم) ادعیہ واذکار سے علاج ---------- 34
- (پہلی صورت) دعاؤں سے علاج ---------- 34
- (الف) چند قرآنی اعمال ---------- 34
- آیۃ الکرسی ---------- 34
- سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات ---------- 34
- سورۃ الاخلاص والمعوذتین ---------- 34
- (ب) چند مسنون دعائیں ---------- 35
- ایک جامع دعا ---------- 35
- غموں اور پریشانیوں سے نجات کی دعا ---------- 35
- آسمان وزمین کی نقصان دہ مخلوق سے تحفظ کا آسمانی نسخہ ---------- 36
- حصول صحت کے لیے ہر صبح پڑھنے کی دعا ---------- 36
- لیل ونہار کے شر سے بچنے کی دعا ---------- 37
- خطرناک بیماریوں سے پناہ مانگنے کی دعا ---------- 38
- جانوروں کے ڈنک سے بچنے کی دعا ---------- 38
- بخار اور وباؤں کے لیے دعا کرنا سنت ہے ---------- 39
- (دوسری صورت) دم سے علاج ---------- 40
- (الف) قرآنی دم ---------- 40
- سورۃ الفاتحہ ---------- 40
- سورۃ الاخلاص والمعوذتین ---------- 42
- (ب) چند مسنون دم ---------- 42
- رسول اللہ ﷺ کا دم ---------- 42
- جبریل علیہ السلام کا دم ---------- 42
- تمام بیماریوں سے نجات کا دم ---------- 43
- (ج) بزرگوں کے معمولات ---------- 43
- شیخ الحدیث حافظ محمد بنیامین طور رحمہ اللہ کا معمول ---------- 43

میرے آباء واجداد کا معمول ---------- 44
آیاتِ شفا ---------- 44
(د) بچوں کو جسمانی اور روحانی بیماریوں سے بچانے کا یقینی نسخہ ---------- 45
(دوسری قسم) ادویات سے علاج ---------- 45
(الف) چند مفردات جن کی پیغمبرِ اسلام علیہ السلام نے تعریف فرمائی ---------- 45
عجوہ ---------- 46
شربتِ عسل ---------- 46
آب زم زم ---------- 47
غسل آبی ---------- 48
تلبینہ ---------- 48
(ب) طبی تجرباتی علاج ---------- 49
(ج) غذائی علاج (پرہیز علاج سے بہتر ہے) ---------- 50

بیماریوں سے بچاؤ کے لیے چند احتیاطی تدابیر

شریعت کی مخالفت نہ کریں ---------- 51
اشیاء طعام میں مکھی گر جائے تو ڈبوئے بغیر نہ نکالیں ---------- 52
کتے کا جوٹھا نہ کھائیں ---------- 52
رات کو کھانے پینے کی اشیاء کو ننگا نہ رکھیں ---------- 53
پیتے ہوئے برتن میں سانس نہ لیں ---------- 53
ٹونٹی کو منہ لگا کر نہ پئیں ---------- 53
ٹیک لگا کر نہ کھائیں ---------- 53
برتن کے ٹوٹے ہوئے حصے سے منہ لگا کر نہ پئیں ---------- 54
ناقص غذائیں نہ کھائیں ---------- 54

حرف آخر

دعائے شکر ---------- 54
کتابیات ---------- 55

Scanned with CamScanner

حرف تشکر

۱۱۳ اکتوبر ۲۰۱۳ء کو میری خوش قسمتی کا دن تھا کہ مجھے اپنی مادر علمی گورنمنٹ ہائی سکول چک نمبر ۴۸۵ گ ب سمندری میں ''ڈینگی بخار'' کے بارے میں چند حقائق پیش کرنے کا موقع ملا۔ بعض مخلص دوستوں نے انہیں مضمون کی شکل میں مرتب کرنے اور افادۂ عام کے لیے اسے شائع کرنے پر بہت اصرار کیا۔ خاص طور سے بھائی محمد نعیم مغل نے اس کام کے لیے مسلسل میرا تعاقب کیا اور مکمل کروا کے دم لیا۔ میں نے جو کچھ لکھا ہے، خالص اسلامی اور طبی نقطہ نظر سے لکھا ہے اور کوشش کی ہے کہ کوئی غیر معتبر بات اس میں جگہ نہ پائے۔ والحمدللہ رب العالمین۔

محترم حکیم محمد عبداللہ مشتاق، محترم حکیم شوکت علی مغل، محترم مولانا محمد رمضان یوسف سلفی اور محترم محمد اقبال صاحب نے اس رسالے کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہے اور تحریری طور پر اس کی توثیق و تائید کی ہے۔ ان کے علاوہ اسے محترم رانا محمد افضال صاحب (مقیم بحرین)، محترم مولانا صوفی عائش محمد مجاہد، محترم مولانا محمد افضل المدنی فاضل مدینہ یونیورسٹی، علامہ محمد شفیق عرشی، پروفیسر ڈاکٹر ساجد اسد اللہ، پروفیسر حکیم محمد اصغر، محترم محمد اشفاق گجر، شیخ الحدیث مولانا محمد علی حامد، مولانا فاروق امجد، حکیم محمد ارسلان، محترم محمد محب اللہ، حکیم قاری حفیظ الرحمٰن مکی، چودھری محمد حزب اللہ، چودھری محمد اظہار الحق، مولانا حکیم محمد عمران یاسر، قاری مقری محمد سلیم، حافظ عبدالعلیم، محترم محمد عثمان گجر، حکیم حاجی محمد عارف لونا، پروفیسر حافظ محمد ضیاء اللہ اور بھائی بابر ہمایوں نے ملاحظہ کیا، میری حوصلہ افزائی کی اور مفید مشوروں سے نوازا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

نیز برادرانِ گرامی حکیم محمد اسلم چوہان، حکیم حافظ محمد افضل چشتی، حکیم محمد فیصل ایوب، حکیم منظور احمد، مولانا حکیم محمد حنیف، ڈاکٹر محمد کاشف، ڈاکٹر محمد طاہر، محمد عثمان جٹ، محمد عثمان مغل؛

حکیم قاری محمد زکریا، حکیم مولوی محمد عبدالقیوم، ثاقب خلیل، محمد عمر، حکیم ابرار حسین، حکیم منظور احمد، حکیم حافظ انعام اللہ فائز، حافظ عبدالرحمٰن شافعی، منشی ظفر اقبال، محترم حاجی محمد اشرف، محترم حاجی محمد آصف، محترم حکیم محمد ظفر اللہ انبالوی اور استاذی استاذ المعالجین علامہ حکیم شبیر احمد راں سمیت گورنمنٹ ہائی سکول چک نمبر ۴۸۵ گ۔ب کے تمام سٹاف کا بے حد شکر گزار ہوں، جنہوں نے اس رسالے کی تکمیل واشاعت میں کسی طرح بھی میرا ہاتھ بٹایا۔

اللہ کریم اسے میرے والدین، اساتذہ کرام، پیش رو مصنفین، جملہ معاونین اور میرے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے۔آمین یا رب العلمین وصلی اللہ علی نبینا محمد رحمۃ للعالمین۔

دعاؤں کا طالب
حکیم مدثر محمد خاں
دی اسلامک ایجوکیشن اینڈ ریسرچ سنٹر
چک نمبر ۴۸۵ گ۔ب سمندری، فیصل آباد
0346-4856485

۲۲ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ
۱۱ فروری ۲۰۱۵ء بروز بدھ
رات ساڑھے گیارہ بجے

Scanned with CamScanner

حرفِ چند

حکیم مدثر محمد صاحب ایک اُبھرتے ہوئے نوجوان قلمکار ہیں۔ وہ نہایت سلیقے اور طریقے سے اپنے مافی الضمیر کا اظہار خوب صورتی سے کرتے ہیں۔ ان کی تحریروں میں تحقیق ومطالعہ کا پہلو نمایاں دکھائی دیتا ہے، وہ جس موضوع پر بھی قلم کو حرکت دیتے ہیں، پوری طرح حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے بہت سے مقالات وطن عزیز کے اخبارات ورسائل میں اشاعت پذیر ہو کر قارئین سے داد وتحسین حاصل کر چکے ہیں۔ تاریخ اور رجال وشخصیات ان کے من پسند موضوع ہیں۔ طب وحکمت سے بھی ان کو خاص لگاؤ ہے۔ یہ ذوق انہیں اپنے عالی قدر جدامجد طبیب حاذق مولانا حکیم محمد یعقوب رحمہ اللہ اور اپنے والد محترم مولانا حکیم محمد بن یعقوب حفظہ اللہ سے ملا ہے۔ حکیم مدثر محمد صاحب دینی علوم کے ساتھ عصری تعلیم سے بھی بہرہ مند ہیں اور انہوں نے باقاعدہ طب کی بھی تعلیم حاصل کر رکھی ہے اور آپ سند یافتہ طبیب ہیں۔ انہوں نے کئی اسلامی اور طبی کتابیں تصنیف کی ہیں۔ پیشِ نگاہ کتاب ''ڈینگی بخار'' ان کی تحقیق کا نیا شاہکار ہے۔ ڈینگی بخار کے بارے میں لوگ جانتے ہیں کہ یہ وہ جان لیوا بیماری ہے کہ جو چند گھنٹوں میں مریض کو گھر سے گور تک پہنچا دیتی ہے۔ چند سال میں اس مہلک بیماری سے وطن عزیز کے ہزاروں افراد موت کا لقمہ بن چکے ہیں۔ اللہ بھلا کرے ہمارے عزیز دوست حکیم مدثر محمد صاحب کا کہ انہوں نے اس جان لیوا بیماری کے بارے میں تحقیق کی اور اپنی نگارشات کو صفحۂ قرطاس پر مرتسم کیا۔ اس کتاب میں ڈینگی بخار کی تعریف، متعدی امراض کی تعریف، صحت اور مرض اسلام کی نظر میں، علاج اور بیماریوں سے بچاؤ کے لیے چند احتیاطی تدابیر کے ساتھ ساتھ حکیم صاحب نے دینی اعتبار سے راہنمائی کرتے ہوئے قرآنی آیات اور مسنون دعائیں بھی لکھ دی ہیں۔ اور اپنے موقف کی تائید میں انہوں نے مستند مآخذ سے حوالہ جات درج کیے ہیں۔ غرض یہ کتاب اپنے مشمولات کے اعتبار سے ایک

عمدہ کاوش ہے۔اس میں اسلامی اور طبی نقطۂ نگاہ سے ڈینگی بخار کے بارے معلومات دی گئی ہیں۔طبی ادب میں یہ نادر اضافہ ہے اور اپنے دامن میں ندرت کا پہلو لیے ہوئے ہے۔دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ حکیم مدثر محمد صاحب کی اس کاوش کو قبولیت عامہ سے نوازے اور انہیں دنیا وآخرت میں عزت وعظمت عطا فرمائے۔آمین۔

محمد رمضان یوسف سلفی

چیف ایڈیٹر ماہنامہ صدائے ہوش لاہور

رکن مجلس ادارت صحیفہ اہل حدیث کراچی

19 فروری 2015

منظور ہے گزارشِ احوال واقعی

(از قلم: جناب محمد اقبال، ایم اے علوم اسلامیہ، ایجوکیشن، تلمیذ مولانا حکیم محمد یعقوب خاں)

حکومت پنجاب نے سال ۲۰۱۳ میں ڈینگی بخار کے خلاف مہم چلائی۔ حکومت نے طلباء اور اساتذہ کرام میں آگاہی پیدا کرنے کے لیے نجی اور سرکاری سکولوں میں اس کے متعلق سیمینار منعقد کروائے۔ اس سلسلے میں ۱۳ اکتوبر ۲۰۱۳ کو گورنمنٹ بوائز ہائی سکول ۴۸۵ گ ب (سمندری، فیصل آباد) میں محترم چودھری عارف محمود گل رکن صوبائی اسمبلی پنجاب کے زیر صدارت ایک اینٹی ڈینگی سیمینار منعقد کیا گیا۔ جناب محمد حزب اللہ رئیس مدرسہ کے ایماء سے میں نے حکیم مدثر محمد خاں کو اس پروگرام میں مقالہ پڑھنے کے لیے مدعو کیا۔ اس میں ڈپٹی ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر سمندری جناب ڈاکٹر رانا اسفند یار نے بھی شرکت فرمائی۔ حکیم صاحب نے ڈینگی بخار کے بارے میں اسلام اور طب کی روشنی میں سیر حاصل بحث کی۔ طلباء واساتذہ اور معززین علاقہ کے ذہنوں سے اس کا خوف قرآن وحدیث کی روشنی میں دور کیا اور بیماریوں سے بچاؤ کی تدابیر بتائیں۔

اس رسالے کی بنیاد وہی مقالہ ہے جو انہوں نے سیمی نار میں پڑھا تھا۔ اس میں طبی نقطہ نظر سے بخار کی ماہیت، تعریف، ڈینگی بخار کی تعریف اور اس کا تجزیہ، اور اس کے اسباب وعلامات واضح کیے گئے ہیں۔ مصائب کی صورت میں ایک مسلمان کو کیا کرنا چاہیے، اس کی وضاحت قرآن وحدیث سے پیش کی گئی ہے۔ میں نے اس رسالے کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ میری عقل وفہم کو جس بات نے سب سے زیادہ متاثر کیا ہے، وہ بیماریوں سے بچاؤ کے لیے احتیاطی تدابیر ہیں جو شریعت اسلامیہ کی روشنی میں تحریر کی گئی ہیں۔ اور اس میں یہ بات بھی واضح کی گئی ہے کہ بیماری اللہ تعالیٰ کے حکم اور مشیت سے آتی ہے نیز علاج کرانا بھی احادیث سے ثابت کیا گیا ہے۔

ہاں! میری گزارش یہ ہے کہ ایک مریض کا جہاں طبی طور پر علاج کرانا چاہیے، وہاں اُن

Scanned with CamScanner

اذکار وادعیہ کو بھی حرز جان بنانا چاہیے، جو نبی کریم ﷺ نے بیماری کی حالت میں خود پڑھیں اور اپنے پیروکاروں کو پڑھنے کی تاکید فرمائی۔ ان میں سے ایک انتہائی جامع دعا یہ ہے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ))۔ آمین

اس کا کوشش کر کے مطالعہ کیجیے اور دینی اور طبی نقطہ نظر سے استفادہ کیجیے۔ فقط والسلام

منظور ہے گزارشِ احوال واقعی
اپنا بیاں حسنِ طبیعت نہیں تھے

تائید وتصدیق	محمد اقبال
محمد حزب اللہ	ایم اے (علوم اسلامیہ) ایم ایڈ
ایم ایس سی طبعیات، ماہر تعلیم	معلم G.H.S ۴۸۵ گ۔ب سمندری
صدر مدرس اعلیٰ G.H.S ۴۸۵ گ۔ب	۶ فروری ۲۰۱۵ء، جمعۃ المبارک

Scanned with CamScanner

عام فہم کتاب

(از قلم: علامہ حکیم محمد عبداللہ مشتاق فیروز پوری، امیر جماعت اسلامی ماموں کانجن، سابق استاذ جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن، خطیب مرکزی جامع مسجد اقصیٰ اہل حدیث ماموں کانجن، تلمیذ حکیم دنیا پوری برادران)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ العلیم الحکیم والصلاۃ والسلام علی النبی الکریم۔ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم۔ اما بعد!

یقیناً اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا احصاء ممکن نہیں ہے۔ یہ نعمتیں اس کی بے مثل کائنات میں جا بجا منتشر ہیں۔ ان انواع و اقسام کی نعمتوں سے مستفید ہونا اگرچہ ناممکن نہیں مگر مشکل ضرور ہے۔ اگر ایک انسان فقط اپنے جسم میں موجود انعامات الٰہی پر نظر دوڑائے تو وہ سخت متعجب ہو گا۔ علم تشریح الابدان گواہ ہے کہ اس نظام ہائے کارخانۂ انسان کا دنیا میں کوئی بدل نہیں ہے۔ انسانی زندگی کے اس کارخانہ کے تحفظ اور اللہ العلیم الحکیم کے حکم کے مطابق اس کی بے اعتدالیوں کے ازالے کے لیے بھی بعض نعمتوں سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے۔ ان سے استفادے کے طریق عمل کو حکمت کہتے ہیں۔

بلاشبہ ہمارے جسم کے لاتعداد اجزا ہیں۔ اور ہر حصے کی ضروریات مختلف اور متعدد ہیں۔ ہر ضرورت کو پورا کرنے کے لیے جسم انسان میں موجود کارخانوں میں ہزارہا کارندے اپنی ذمے داریاں نبھا رہے ہیں۔ اس کائنات اصغر (انسان) کے ہر مزدور کی ذمہ داریاں بھی جدا جدا اور اوقات کار بھی الگ الگ ہیں۔ سو چشم زدن کے ہزارویں حصے جتنے وقت کی کمی بیشی اور ذمہ داری میں کوتاہی ایک اچھے بھلے تندرست و توانا کو گرا دیتی ہے۔ اور اسے دیکھنے والا شخص اپنے من سے استفسار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ شاید زندگی نام کی کوئی چیز اس قالب میں بسی ہو گی؟ لیکن سبحان اللہ! قربان جائیں اس نظام کو چلانے والے رب العالمین پر جس نے اولادِ آدم کی چار انگلیوں کے پوروں کے سروں میں اتنی صلاحیت رکھ دی ہے کہ نباض کلائی کی ایک رگ پر اپنے پور رکھ کر پہچان لیتا ہے کہ قدرت کے اس عظیم الشان

Scanned with CamScanner

کارخانے کے کس حصے میں کون سی مشین کا کون سا کل خراب ہے۔ اور پھر اللہ کے حکم سے اسے درست کر کے نئے سرے سے کام کرنے کے قابل بنا دیتا ہے۔ اور بسا اوقات تو باذن اللہ بستر مرگ پر دراز انسان بھی چلنے پھرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ اور اس کائنات کا فعال عضو بن کر زندگی کی دوڑ میں شامل ہو جاتے ہیں۔

اس انسانی جسم کے مصلح اور صحت مند معاشرے کے معمار کو طبیب، معالج، حکیم کہتے ہیں۔ انہی خوش نصیبوں میں سے ایک حکیم مدثر محمد بن مولانا محمد بن یعقوب حفظہما اللہ ہیں۔ جنہوں نے علوم شرعیہ اور طب جدید قانون مفرد اعضا کو سمجھا ہے۔ اور آداب حکمت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اسے خدمتِ انسانیت کے واسطے استعمال کر کے اپنا فریضہ ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے فی زمانہ ایک خطرناک بلا اور مہلک آفت ڈینگی بخار پر اپنے قلم کو جنبش دی ہے۔ انہوں نے اس کی تشخیص، علامات، اسباب، پیشگی روک تھام اور علاج کے ہر پہلو پر جتنی شرح و بسط سے تحقیق تحریر کی ہے، لائق تحسین ہے۔ یہ ان کے جذبہ خدمتِ خلق اللہ کا مظہر ہے۔

اس میں ڈینگی بخار کے روحانی، ادویاتی اور غذائی علاج کی جانب اتنے عام فہم انداز میں رہنمائی کی ہے کہ ایک معمولی تعلیم یافتہ شخص بھی بہ آسانی اس سے مستفید ہو سکتا ہے۔ بلکہ معالج و طبیب نہ ہونے کے باوجود وہ اپنے گرد و پیش کے بے شمار انسانوں کو فائدہ پہنچا سکتا ہے۔

دعا ہے کہ اللّٰہ العلیم الحکیم محترم حکیم مدثر محمد خاں کو بنی نوع انسان کی خدمت کے لیے وافر صلاحیتیں عطا فرمائے۔ آمین

ع اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

دعا گو

محمد عبداللہ مشتاق

دواخانہ طب اسلامی، مامون کانجن

من مضافات فیصل آباد

۶ ربیع الثانی ۱۴۳۶ھ، ۲۷ جنوری ۲۰۱۵ء

Scanned with CamScanner

کلاسک کتاب

(از قلم: حکیم شوکت علی مغل صدر تحریک تجدید طب سمندری، تلمیذ حکیم خیر دین ڈوگر و پروفیسر حافظ محمد اختر اعظمی)

بلاشبہ ڈینگی بخار سوزشِ غدد ہے۔ یہ بخار گرمی کی کیفیات بڑھنے سے لاحق ہوتا ہے۔ سوزش کے بارے میں یاد رکھنا چاہیے کہ اس کی ابتدا الذت سے اور انتہا جنون تک ہوسکتی ہے۔ قانونِ فطرت ہے کہ کوئی مرض بلاسبب نہیں ہے۔

؎ وقت کرتا ہے پرورش برسوں
کوئی حادثہ بے سبب نہیں ہوتا

ابوالطب بقراط کا قول ہے کہ جس بیماری کا سبب معلوم ہو اس کی شفا بھی ہے۔ علاج کے بارے میں معالج کو یہ جان لینا چاہیے کہ کس خلط کا غلبہ اور کون سی کیفیات غالب ہیں۔ مریض کے مزاج کو سمجھنا علاج معالجہ کے ضمن میں نہایت اہمیت کا حامل ہے۔

رسالہ ''ڈینگی بخار'' مولفہ حکیم مدثر محمد خاں کو میں نے حرف بحرف پڑھا ہے۔ میں نے طب میں ایسی کلاسک کتاب کا پہلی بار مطالعہ کیا ہے۔ موصوف مولف کردار میں گفتار ہیں سرتاپا حکیم ہیں اور حکمت کے اصولوں کے منافی کوئی بات نہیں کرتے۔ حقیقت کہیں سے بھی ملے، اسے لینے میں ذرا بھی کوتاہی نہیں کرتے۔ کتاب کے مطالعہ سے میری ذاتی ناقص معلومات میں بھی بے پناہ اضافہ ہوا ہے۔ اور مجھ پر حقائق کے نئے دریچے وا ہوئے ہیں۔ مولف بلاشبہ داد و تحسین کے مستحق ہیں۔

اس میں تمام دنیاوی امراض و آفات، بلاؤں اور مصائب و آلام سے بچنے کی تدابیر اور خوش حالی اور تندرستی کے ساتھ زندگی گزارنے کے گر کتاب و سنت کے دلائل اور اکابر اطباء اور اساتذہ فن کے تجربات و اقوال کی روشنی میں تحریر کیے گئے ہیں۔ جدید میڈیکل سائنس دانوں اور دیگر طبی ماہرین نے متعدی امراض کا اس قدر خوف انسانوں کے ذہن و قلب پر مسلط کر دیا تھا کہ متعدی امراض کا نام سنتے ہی کلیجہ منہ کو آتا تھا۔ اس کتاب کے مطالعہ سے متعدی امراض کا خوف بھی ذہن و قلب سے محو ہو گیا ہے۔ اور یہ بھی واضح ہوا ہے کہ مرض، صحت، شفا، انعام،

Scanned with CamScanner

امتحان سبھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہی ہیں۔

امراض کے مادی معالجہ کے سلسلے میں اکابر اطباء کے معمولات کو زینتِ اوراق بنایا گیا ہے۔غذا و پرہیز کے باب میں بھی وافر معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ بعد از مطالعہ کتاب امراض و آلام کی دہشت اور رنج و غم کا خوف دل سے دور بھاگ گیا ہے۔

کتاب میں مرقوم تمام دعائیں مستند اور نسخہ جات مجرب ہیں۔موضوع کے اعتبار سے کتاب میں کوئی سقم نہ ہے۔ البتہ میں اپنی طرف سے ایک مجرب نسخے کا اضافہ کرتا ہوں۔ امید ہے معاشرہ ڈینگی بخار اور دیگر صفراوی عوارض سے شفا پائے گا۔اس کے ساتھ کتاب میں تحریر کردہ غذا و پرہیز پر عمل کرنا از حد ضروری ہے۔اللہ ھو الشافی

فلفل سیاہ (۱ حصہ)،نوشادر ٹھیکری (۲ حصے)، برگ سنا مکی (۳ حصے)

سفوف تیار کریں۔اور نصف تا ایک ماشہ دن میں تین یا چار بار ہمراہ تازہ پانی استعمال کریں۔ پیٹ میں مروڑ یا خون آنے کی صورت میں دو تا چار رتی فی خوراک گوند کیترا اور ایک چمچ اسبغول بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ ان شاء اللہ شفا ہو گی۔

جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں، اس کتاب کی تالیف و اشاعت کا مقصد حصول زر اور تشہیر ذات ہر گز نہیں ہے۔ بلکہ عوام الناس کے ذہن سے امراض و اسقام کے خوف اور دہشت کو ختم کرنا ہے۔اور یہ واضح کرنا ہے کہ حصول صحت اور خوش حالی کا راز کیا ہے۔اور امن و سلامتی کے سوتے کہاں سے پھوٹتے ہیں۔ منزل مراد کیا ہے۔ ماخذ و مصادر کا کیا مقام ہے؟ یعنی کتاب و سنت اور اسوہ رسول اللہ ﷺ کو مضبوطی سے تھامنا کیوں اور کس قدر لازم ہے۔

دعا ہے کہ اللہ کریم مولف موصوف کو مزید طبی تحقیق و تالیف اسلامیا نے (ISLAMISED) کے بعد پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

خادمِ فن

حکیم شوکت علی مغل

مورخہ ۱۷ جنوری ۲۰۱۵ء

0343-7837483 - 0334-7064483

Scanned with CamScanner

صحت اور مرض اسلام کی نظر میں

جد الانبیاء سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد اور اپنی قوم سے مخاطب ہو کر اپنے رب ذوالجلال والاکرام کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا:

﴿وَاِذَا مَرِضۡتُ فَهُوَ يَشۡفِيۡنِ﴾ ❶

''اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔''

بیماری اگرچہ اللہ کے حکم اور مشیت سے آتی ہے لیکن ابراہیم علیہ السلام نے اس کی نسبت اللہ کی طرف نہیں کی۔ یہ گویا اللہ کے ذکر میں اس کے ادب واحترام کے پہلو کو ملحوظ رکھا۔ ❷

کتب احادیث میں اس مسئلہ کی وضاحت موجود ہے کہ بیماری بھی اللہ تعالیٰ ہی کی نازل کردہ ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنْ دَاءٍ إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً)) ❸

''اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں اتاری جس کی شفا نہ اتاری ہو۔''

یہاں بیماری کو اتارنے کی نسبت بھی اللہ کی طرف ہے۔ اس کی وضاحت ایک دوسری حدیث میں ہے۔ اس کے راوی بھی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی ہیں۔ اس میں ہمارے مطلوب الفاظ یہ ہیں:

((وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ)) ❹

''اور (اللہ تعالیٰ نے) ناپسندیدہ چیزوں کو منگل کے دن پیدا کیا۔''

اور بیماری بھی ناپسندیدہ چیزوں میں شامل ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بیماریوں کو پیدا کرنے والا اور شفا دینے والا صرف اللہ ہی ہے۔

---

❶ الشعراء ٢٦: ٨٠۔ ❷ تفسیر احسن البیان، ص: ٨٧٦۔

❸ البخاری، الطب، باب ما أنزل الله......، ٥٦٧٨۔

❹ مسلم، صفات المنافقین، باب ابتداء خلق وخلق آدم علیہ السلام: ٧٠٥٤۔

Scanned with CamScanner

صحت کی اہمیت کا اندازہ اس حدیث سے ہو جاتا ہے جس میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

((نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ: الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ)) ❶

''دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے، صحت اور فراغت (فرصت)۔''

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ زوالِ صحت سے یوں پناہ مانگا کرتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ)) ❷

''اے اللہ! میں یقیناً تجھ سے تیری نعمت کے زائل ہونے، تیری عافیت کے پھر جانے، تیرے اچانک عذاب اور تیری ہر طرح کی ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں۔''

اور حشر میں بھی صحت کی نعمت کا حساب دینا پڑے گا۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے:

((لَا تَزُولُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ، عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ وَعَنْ مَّالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَا أَنْفَقَهُ وَمَا ذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ)) ❸

''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس سے ابنِ آدم کے قدم حرکت نہیں کر سکیں گے جب تک کہ اس سے پانچ سوال نہ پوچھ لیے جائیں؟

(۱) اس کی عمر کے بارے میں کہ کہاں صرف کی؟

(۲) اس کی جوانی کے بارے میں کہ کہاں بسر کی؟

(۳) اس کے مال کے بارے میں کہ اس نے کہاں سے کمایا؟

(۴) اور اسے کہاں خرچ کیا؟

---

❶ البخاری، الرقاق، باب الصحة والفراغ: ٦٤١٢۔

❷ مسلم، الذکر والدعاء، باب اکثر اهل الجنة الفقراء: ٢٧٣٩۔

❸ الترمذی، القیامة، باب ماجاء فی شان الحساب: ٢٤١٦۔

(۵) اور اپنے علم پر کتنا عمل کیا؟

مندرج بالا دلائل سے دونوں جہانوں میں صحت کی قدر و قیمت خوب واضح ہو چکی ہے۔ علمِ طب کے ایجاد کا منشا بھی یہی ہے کہ صحت کی حفاظت کی جائے۔ الشیخ الرئیس ابوعلی حسین ابن سینا رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"طب ایک ایسا علم ہے جس سے بدن انسان کے حالات بلحاظ صحت و عدم صحت (زوالِ صحت) معلوم ہوتے ہیں تاکہ اگر صحت ہے تو اس کی حفاظت کی جائے اور اگر وہ زائل ہو گئی ہے تو اسے لوٹانے کی کوشش کی جائے۔" ❶

بخار

اہمیت

بخار کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ دردوں کے بعد دوسری (بڑی) علامت ہے جو اکثر انسان کو موت کے منہ میں لے جاتی ہے۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ دردوں سے موت شاذ و واقع ہوتی ہے اور بخاروں میں اکثر موت واقع ہوتی ہے۔ ❷

تعریف

ابنِ سینا رحمہ اللہ نے بخار کی تعریف یوں کی ہے:

"بخار ایک عارضی حرارت کا نام ہے جو پہلے قلب میں بھڑکتی ہے اور قلب سے روح و خون اور شریانوں کے ذریعے تمام بدن میں پھیل جاتی ہے۔ اس طرح یہ حرارت تمام بدن میں اس طرح بھڑک اٹھتی ہے کہ بدن میں نقصان پیدا ہو جاتا ہے۔ ❸

ڈینگی بخار

ڈینگی بخار سے متعلق حکومت پنجاب کے شائع کردہ معلوماتی کتابچوں میں اس کی تعریف یوں لکھی گئی ہے:

---

❶ کلیات قانون، ص: ۱۰۔ ❷ تحقیقات حمیات، ص: ۲۰۔

❸ بحوالہ تحقیقات حمیات، ص: ۴۰۔

"Dengue fever is an Infectious disease sqread by mosquitioes and caused by dengue Virus"

اس میں ڈینگی بخار کو متعدی بیماری قرار دیا گیا ہے۔

متعدی امراض کی تعریف

ان بیماریوں کو کہتے ہیں جو ایک شخص سے دوسرے تندرست شخص کو لگ جاتی ہیں۔ (1)

ایک لاجواب سوال

حکیم محمد ظفر اللہ انبالوی (ایم۔ایس سی آنرز) لکھتے ہیں:

"عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ یہ ایک خاص قسم کے مچھر ایڈیز کے کاٹنے سے لاحق ہوتا ہے۔ مچھر جب ایک مریض کو کاٹتا ہے تو زہر اس میں سرایت کر جاتا ہے۔ پھر وہ جس فرد کو بھی کاٹتا ہے تو وہ ڈینگی بخار کا شکار ہو جاتا ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ سب سے پہلے جس فرد کو یہ بخار ہوا تھا، اسے کس نے کاٹا تھا۔" (2)

جناب حکیم امان الحق صاحب نے بھی یہی سوال اٹھایا ہے، لکھتے ہیں:

"............مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پہلے مریض کو یہ مرض کیسے ہوا۔ اس کے جسم میں ڈینگی وائرس کہاں سے آئی۔ ماڈرن میڈیکل سائنس کے پاس اس بات کا جواب موجود نہیں ہے۔" (3)

کوئی مرض متعدی نہیں!

ان دونوں ماہرین فن کے سوال عین حدیث رسول اللہ ﷺ کے مطابق ہیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا عَدْوٰی وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَّةَ، فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِي الرَّمَلِ كَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيْرُ

---

(1) ماهیت الامراض، ص: ۵۵۔ (2) معالجات قانون مرد اعضاء: ۲/۹۶۔
(3) ایضاً، ص: ۸۹۔

Scanned with CamScanner

الْاَجْرَبُ فَیُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمَنْ اَعْدَی الْاَوَّلَ)) ❶

"امراض میں چھوت چھات (تعدیہ: INFECTION) اور صفر اور اُلو کی کوئی نحوست نہیں۔ اس پر ایک دیہاتی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! پھر میرے اونٹوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ جب تک ریگستان میں رہتے ہیں تو ہرنوں کی طرح (صاف اور خوب چکنے) رہتے ہیں۔ پھر ان میں ایک خارش زدہ اونٹ شامل ہو جاتا ہے۔ وہ دوسروں کو بھی خارش زدہ کر دیتا ہے۔ تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: لیکن یہ تو بتاؤ کہ پہلے اونٹ کو خارش کس نے لگائی تھی؟"

علامہ محمد بن یوسف سورتی رحمہ اللہ اس مسئلے کی توضیح ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"واقعہ یہ ہے کہ اسلام سے قبل جاہلوں اور فلسفہ اور طب کے مدعیوں میں یہ خیال قائم ہو چکا تھا، جواب تک ملاحدہ اور بے دین لوگوں میں موجود ہے کہ بہت سی بیماریاں متعدی ہیں۔ اگر کسی بیمار کے پاس دوسرا بیٹھے یا اس کے ساتھ کھائے پیے یا اس کا جھوٹا پانی پی لے تو وہ بیماری اسے بھی ضرور لگ جاتی ہے۔

"بیماریوں کے متعلق جس قدر صحیح اسباب اطباء نے بیان کیے اگر شرع کی کسوٹی کے خلاف نہیں، قابل اعتبار اور صحیح سمجھے جائیں گے۔ اگر خلاف شرع ہوں تو باطل ٹھہریں گے۔ اس لیے یہ محض ظنیات وتوہمات یا تجربات وغیرہ پر مبنی ہیں، جن کا ہر حال میں صحیح ہونا کسی ذی عقل کے نزدیک معتبر نہیں۔ پھر ان بیماریوں کے متعلق جنہیں متعدی کہا جاتا ہے زیادہ تر وہم وظن کا اثر ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لا عدوٰی بیماری کا متعدی ہونا کوئی چیز نہیں۔

"تعدیہ مرض (INFECTION) کے سلسلے میں یہ جان لینا از حد ضروری ہے کہ تحقیق جدید کی رو سے بھی جراثیم امراض ہر شخص کے جسم میں داخل ہوتے اور موجود رہتے ہیں۔ لیکن علامات مرض (SYMPTOMS) کا اس وقت تک ظہور نہیں ہوتا جب تک جسم کی قوتِ مناعت (IMMUNITY) یا قوت مدبرہ

---

❶ البخاری، الطب، باب لا صفر وهو داء یاخذ البطن: ٥٧١٧۔

Scanned with CamScanner

بدن (VITAL FORCE) غالب رہتی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اصل چیز قوت مدبرہ بدن ہے۔ جس کا ذخیرہ اللہ تعالیٰ نے ہر جسم میں مخصوص مقدار میں رکھ چھوڑا ہے تا کہ جراثیم یا عدوٰی (INFECTON)۔

”رہی بات کسی وبازدہ (EPIDEMIC HIT) علاقہ میں جانے کی ممانعت تو دراصل یہ اقدام خود کو امتحان میں ڈالنا ہے۔ اس لیے اس سے احتراز ہی بہتر ہے۔ [1]

امام العصر شیخنا حافظ عبدالمنان محدث نور پوری رحمہ اللہ، جنہوں نے خود بھی علم طب سبقاً سبقاً پڑھا تھا، ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عبدالمنان نور پوری بطرف محترم حکیم مدثر محمد خاں صاحب حفظهما الله الحنان

وعليكم السلام ورحمة الله وبركاته

امابعد! خیریت موجود عافیت مطلوب۔ کچھ لوگ متعدی امراض کے قائل ہیں۔ متعدی امراض دو طرح کی سمجھی جاتی ہیں موروثی اور غیر موروثی۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لا عدوٰی کوئی متعدی بیماری نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے متعدی بیماری کی نفی فرما دی ہے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ عدوٰی نکرہ ہے اور نفی کے حیز میں واقع ہوا ہے۔ اور نکرہ نفی کی حیز میں واقع ہو تو عموم کا فائدہ دیتا ہے۔ تو مطلب یہی ہو گا کہ کسی قسم کی کوئی متعدی بیماری ہے ہی نہیں۔ نہ موروثی اور نہ ہی غیر موروثی۔ واللہ اعلم۔

تمام احباب واخوان کی خدمت میں تحیہ سلام پیش فرما دیں۔

ابن عبدالحق بقلمہ (دستخط)

سرفراز کالونی گوجرانوالہ

۱۰/۴/۱۴۲۶ھ

ڈاکٹر محمد شوکت شوکانی لکھتے ہیں:

”کتاب وسنت کی روشنی میں کوئی بھی مرض متعدی نہیں کہ بذات خود ایک آدمی

---

[1] كتاب التوحيد، ص: ١٢٥ تا ١٢٧ مخلص حاشيه۔

Scanned with CamScanner

سے دوسرے سے آدمی کو جا لگے۔ ایسا عقیدہ رکھنا درست نہیں۔ ہاں البتہ اسلام نے انسانی طبیعت اور نفسیات کو پیش نظر رکھتے ہوئے بعض امراض اور معاملات میں احتیاط کرنے کا حکم ضرور دیا ہے اور احتیاط کے بعد معاملہ اور انجام کار اللہ ہی کے سپرد ہے۔“ 1

طب یونانی اور ایورویدک میں بنیادی طور پر امراض کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے، امراض عمومی اور امراض خصوصی۔ متعدی امراض کا تصور بلاشبہ قدیم زمانہ سے چلا آرہا ہے لیکن اس کی ترقی اور ترویج میں جدید میڈیکل سائنس نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ حکیم انقلاب ڈاکٹر دوست محمد صابر ملتانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”طب مغربی (ایلوپیتھی) میں جب سے جراثیم کی تھیوری وجود میں آئی ہے۔ انہوں نے امراض کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے: (۱) متعدی امراض (۲) غیر متعدی امراض۔“ 2

اس نظریے (تعدیہ امراض) کے لوگوں میں پھیلنے کی وجہ سے انسانی ہمدردی کا جذبہ ماند پڑ گیا۔ تیمارداری جیسے بے حساب اجر والے عمل سے مسلمان دور بھاگنے لگا۔ مریض کے عزیز واقارب اور دوست واحباب اس سے نفرت کرنے لگے اور اس کو ایک بوجھ سمجھنے لگے۔ یہ ایک قسم کی انتہائی بداخلاقی کا اظہار ہے۔ جسے مریض کے لیے روا رکھا جانے لگا۔ ایسا مریض معاشرے میں تنہا رہ جاتا ہے اور سسک سسک کر جان دے دیتا ہے۔ جبکہ کتاب وسنت کے مطالعہ کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کوئی بھی بیماری اللہ تعالیٰ کے حکم اور مشیت کے بغیر نہ پیدا ہو سکتی ہے اور نہ ہی ختم ہو سکتی ہے۔ تو پھر مریض سے یہ سلوک کیوں؟

لہٰذا ثابت ہوا کہ ڈینگی بخار سمیت دنیا کا کوئی مرض متعدی نہیں!

ڈینگی بخار کے اسباب

یہ بات تو واضح ہو چکی ہے کہ ڈینگی بخار سمیت دنیا کا کوئی مرض متعدی نہیں ہے۔ اس کا اصل سبب کیا ہے؟ اس کے بارے میں طب قدیم کی روشنی میں کیفیات، مزاج اور اخلاط کو

---

1 اسلام اور جدید میڈیکل سائنس، ص: ۱۵۳۔

2 سوانح حیات موجد قانون مفرد اعضاء، ص: ۱۳۷۔

مدنظر رکھا جائے گا۔اس سلسلے میں حکیم محمد ظفر اللہ انبالوی صاحب کے بیان کا خلاصہ یہ ہے:

”موسمِ برسات میں گرمی کا اثر بھی ہوتا ہے۔ جولائی اور اگست کے مہینوں میں بارشوں کی کمی کی وجہ سے فضا متعفن ہو کر مضرِ صحت بن جاتی ہے۔فضائی تعفن کا یہ ماحول صفراوی (گرم) مزاج والے افراد کو متاثر کردیتا ہے۔ایسے افراد کو جب مچھر کاٹتا ہے تو بخار ہو جاتا ہے۔اس لیے یہ موسم برسات میں وبا کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ ہر مچھر صفراوی تکالیف کا باعث بنتا ہے۔یاد رکھیں کہ ان بخاروں میں صرف وہی لوگ مبتلا ہوں گے جن کی اموشنل فورس اور وائٹل فورس کمزور ہوگی اور مزاج پہلے ہی گرم ہوگا۔ مزاج کی گرمی (صفراء) سے جسم کے عضلات (مسکولر ٹشوز) میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔اور یوں یہ ضعیف لوگ ڈینگی فیور کا شکار ہو جاتے ہیں۔“ (1)

یعنی طب قدیم کی اصطلاح میں کیفیت گرمی، مزاج گرم اور خلط صفراء کی زیادتی ظاہر ہوگی۔

علامات

حکیم محمد ظفر اللہ انبالوی صاحب الائیڈ ہسپتال فیصل آباد کے ڈینگی وارڈ کے معائنے کے بعد اپنے مشاہدات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”(ڈینگی بخار میں مبتلا) مریضوں کا معائنہ کیا۔نبض غدی عضلاتی تھی اور بعض کی غدی اعصابی۔ چہرے پہ زردی، بعض کی آنکھیں بھی انتہائی زرد تھیں۔ سوزش بول، گلا خراب، مروڑ، پیچش عام علامات تھیں۔بعض مریضوں کا پورا جسم زرد تھا۔ اکثر مریضوں کا **Bilirobin** اور دیگر انزائمز **SGPT**, **SGOT**، الکلائن فاسفیٹ وغیرہ بھی حد سے تجاوز کر چکے تھے۔ (2)

اس کے علاوہ گہرے زرد رنگ کا پیشاب، جسم اور جوڑوں میں درد، نزلہ، آنکھوں سے پانی گرنا، متلی، قے، بعض اوقات قبض، کبھی شدید صورت میں سیاہ پاخانہ، جسم کے کسی مجرٰی

---

(1) دیکھیے: معالجات قانون مفرد اعضاء، ۲/ ۹۷۔ ۹۶۔

(2) ایضًا، ص: ۹۹ ملخص۔

Scanned with CamScanner

سے جریان خون، بعض کے جسم پر سرخ دھبے، بلڈ پریشر کم، شدید سر درد، مزمن صورت میں ورم جگر اور یرقان کی سی علامات ہوتی ہیں۔ مریض کا درجہ حرارت 102 ڈگری فارن ہائیٹ سے زائد اور شدید گرمی کا احساس ہوتا ہے۔ ❶

بیماریوں اور مصائب کی دو صورتیں

دنیا میں جس قدر بھی امراض و آلام ہیں۔ قرآن و سنت کے مطالعے سے ان کی دو صورتیں سامنے آتی ہیں۔

پہلی صورت: سزا و عذاب

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ﴾ ❷

"اور جو بھی تمہیں کوئی مصیبت پہنچی وہ اس کی وجہ سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور وہ بہت سی چیزوں سے درگزر کر جاتا ہے۔"

امام حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

"اے لوگو! تمہیں جو کچھ مصیبتیں پہنچی ہیں وہ سب دراصل اپنے کیے گناہوں کا بدلہ ہیں۔ اور ابھی تو وہ تمہاری بہت سی حکم عدولیوں سے چشم پوشی فرماتا ہے۔ اور انہیں معاف کر دیتا ہے۔ اگر ہر گناہ پر پکڑے تو تم زمین پر چل پھر بھی نہ سکو۔" ❸

اور خاص طور پر بخار کے بارے میں اس صورت کی وضاحت بھی موجود ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوْهَا بِالْمَاءِ)) ❹

"بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے، اس کی گرمی کو پانی سے بجھاؤ۔"

امام نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو بخار آتا تو وہ یوں دعا

---

❶ ایضاً، ص: ۹۷، ملخص۔ ❷ الشوریٰ ۴۲: ۳۰۔ ❸ تفسیر ابن کثیر: ۵/ ۲۰۔
❹ البخاری، الطب، باب الحمی من فیح جهنم: ۵۷۲۳۔

Scanned with CamScanner

فرماتے:

((اِكْشِفْ عَنَّا الرِّجْزَ)) ❶

''اے اللہ! ہم سے اس عذاب کو دور کر دے۔''

دوسری صورت؛ آزمائش وامتحان

مصائب وآلام کی دوسری صورت آزمائش اور امتحان ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ ❷

''اور ہم تمہیں خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی میں سے کسی نہ کسی چیز کے ساتھ ضرور آزمائیں گے۔ اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔ وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔''

امام حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''بعض سلف سے منقول ہے کہ یہاں خوف سے مراد اللہ کا ڈر ہے۔ بھوک سے مراد روزے کی بھوک ہے۔ مالوں کی کمی سے مراد زکوٰۃ کی ادائیگی ہے۔ جان کی کمی سے مراد بیماریاں ہیں۔ پھلوں سے مراد اولاد ہے۔ لیکن یہ تفسیر ذرا غور طلب ہے۔ واللہ اعلم۔'' ❸

اب واضح ہو چکا ہے کہ ڈینگی بخار یا تو سزا وعذاب ہے یا آزمائش اور امتحان دونوں صورتوں میں نہ ہم اس سے جنگ لڑ سکتے ہیں اور نہ ہی اسے شکست دے سکتے ہیں۔ پہلی صورت میں ہم معافی اور توبہ کے ذریعے جبکہ دوسری صورت میں اس پر صبر کر کے اس کا مداوا کر سکتے ہیں۔ اور اس کے لیے یہ دعا بھی کرتے ہیں:

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا

---

❶ ایضا سابق۔ ❷ البقرۃ ۲: ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ❸ تفسیر ابن کثیر: ۱/ ۲۱۲۔

Scanned with CamScanner

كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۔ آمین

تکالیف پر صبر کا اجر

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ﴾ ❶

''جو بھی کوئی برائی کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔''

امام حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس آیت کی تفسیر میں مسند امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی ایک حدیث نقل کی ہے، فرمایا:

''یہ آیت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر بہت گراں گزری۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! جب ایک ایک عمل کا بدلہ ضروری ہے تو نجات کیسے ہوگی؟''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تجھے معاف کرے، یہ وہی بدلہ ہے جو کبھی تیری بیماری کی صورت میں ہوتا ہے، کبھی صدمے اور رنج و غم کی صورت میں، اور کبھی آزمائش و تکلیف کی صورت میں ہوتا ہے۔'' ❷

اس سے معلوم ہوا کہ امراض و آلام گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔ اب اس سلسلے کی چند احادیث سنیے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّصِبْ مِنْهُ)) ❸

''اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے مصائب میں مبتلا کر دیتا ہے۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ النساء ٤: ١٢٣۔ ❷ تفسير ابن كثير: ١/ ٦٢٥ صحيح المتن۔

❸ البخاری، المرضیٰ، باب ما جاء فی كفارة المرض: ٥٦٤٥۔

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيْبُهُ أَذًى شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا)) ❶

"جو مسلمان کسی بھی تکلیف میں گرفتار ہوتا ہے خواہ کانٹا چبھ جائے یا اس سے بھی کم تکلیف پہنچے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔"

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ مُّصِيْبَةٍ تُصِيْبُ الْمُسْلِمَ اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةَ يُشَاكُهَا)) ❷

"جو مصیبت کسی مسلمان کو پہنچتی ہے، اللہ تعالیٰ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔ خواہ (کسی مسلمان کے) جسم میں ایک کانٹا ہی چبھ جائے۔"

سیدنا ابو سعید و ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمُ مِنْ نَّصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةَ يُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ)) ❸

"مسلمان جب بھی کسی پریشانی، بیماری، رنج، تکلیف اور غم میں مبتلا ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کانٹا چبھ جاتا ہے تو اللہ اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔"

امام عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ مجھ سے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: کیا میں تمہیں ایک جنتی عورت نہ دکھا دوں؟ میں نے عرض کیا کہ ضرور دکھائیں! انہوں نے فرمایا: یہ کالی عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: میں بے ہوش ہو جاتی ہوں اور بے پردہ ہو جاتی ہوں۔ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ، وَإِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ

---

❶ البخاري، المرضى، باب اشد الناس بلاء الانبياء ثم الاول فالاول: ٥٦٤٨۔

❷ البخاري، المرضیٰ، باب ما جاء فی کفارة المرض: ٥٦٤٠۔

❸ البخاري، المرضیٰ، باب ماجاء فی کفارة المرض: ٢٥٤١، ٢٥٤٢۔

يُعَافِيكَ))

''اگر تو چاہے صبر کر لے تو تیرے لیے جنت ہے، اور اگر تو چاہے میں تیرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تجھے شفا دے دے۔''

اس نے عرض کیا: میں صبر کروں گی۔ پھر گویا ہوئی: بے ہوشی کے وقت بے پردہ ہو جاتی ہوں، اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ اس دوران میں بے پردہ نہ ہوں۔ تو نبی ﷺ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔ (1)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی کا بیان ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی کی تیمارداری کے لیے تشریف لے جاتے تو فرماتے:

((لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) (2)

''کوئی حرج نہیں! اگر اللہ نے چاہا تو یہ بیماری (بیمار کے) گناہوں کو دھو ڈالے گی۔''

سیدنا صہیب رومی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کا فرمان یوں بیان فرمایا:

((عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَاكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ)) (3)

''مومن کی کیا ہی اچھی حالت ہے کہ ہر کام میں اس کے لیے سراسر بھلائی ہی بھلائی ہے۔ اسے راحت ملتی ہے، شکر کرتا ہے تو اجر کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اگر اسے تکلیف پہنچتی ہے پھر صبر کرتا تو بھی اس کے لیے بہتر ہے۔''

یہ تو امراض و آلام کے اجر و ثواب کے بارے میں عمومی احادیث ہیں۔ اب بخار کے بارے میں خاص طور پر سن لیجیے!

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام سائب یا ام مسیب کے

---

(1) البخاري، المرضیٰ، باب فضل من یصرع من الریح: ٥٦٥٢۔

(2) البخاري، المناقب، باب علامات النبوة في الاسلام: ٣٦١٦۔

(3) مسلم، الزهد، باب المومن امرهٔ کلهٔ خیر: ٧٥٠٠۔

ہاں تشریف لے گئے اور دریافت فرمایا: اے ام سائب یا ام مسیب! تجھے کیا ہوا ہے تو کانپ رہی ہے؟ اس نے کہا: بخار ہے۔ اللہ اس میں برکت نہ کرے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى فَإِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ)) ❶

"بخار کو گالی نہ دو کیوں کہ یہ اولاد آدم سے گناہوں کو اس طرح صاف کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے سے میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ بیماریوں اور مصائب سے گھبرانا نہیں چاہیے اور نہ ہی ان کو برا کہنا چاہیے۔ بلکہ ان پر صبر کر کے بارگاہ الٰہی سے اجر و ثواب کا طالب ہونا چاہیے۔ واللہ ولی التوفیق۔

Scanned with CamScanner

علاج

حکمِ علاج

حقیقت یہ ہے کہ شرعی طور پر علاج معالجہ کرانا واجب وفرض ہے، کیونکہ احادیث میں علاج کرانے کا حکم واضح طور پر موجود ہے۔ اور بعض علماء کے نزدیک مستحب ہے۔ ❶

کوئی مرض لاعلاج نہیں!

سیدنا اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم (اتنے پرسکون تھے) کہ گویا ان کے سروں پر پرندے (بیٹھے) ہوں، میں بھی بیٹھ گیا۔ اچانک ادھر ادھر سے دیہاتی آگئے اور انہوں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم دوا استعمال کر سکتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ الْهَرَمُ)) ❷

"دوا استعمال کیا کرو کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی کوئی بیماری پیدا نہیں کی جس کی دوا پیدا نہ کی ہو سوائے بڑھاپے کے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ معالجین اور ماہرین طب کا یہ کہنا کہ فلاں مرض لاعلاج ہے، خلافِ اسلام ہے۔ مرض کا علاج معالج کے علم اور تجربے میں ہو یا نہ ہو، کسی مرض کو لاعلاج نہیں قرار دینا چاہیے۔ ❸

علاج کرانا توکل کے منافی نہیں!

علاج کرانا امراض کو دور کرنے کا سبب ہے، خواہ وہ دعاؤں سے ہو یا دواؤں سے۔ اور اسباب اختیار کرنا توکل علی اللہ کے منافی نہیں ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اپنی سواری کو باندھ کر اللہ پر توکل

---

❶ الروضة الندیه، ص: ۲۲۸ مع حاشیه۔

❷ ابو داود، الطب، باب فی الرجل یتداوی: ۳۸۵۵۔

❸ نیز دیکھیے صحیح بخاری: ۵۶۷۸ وصحیح مسلم: ۵۷٤۱۔

کروں یا کھلا چھوڑ کر اللہ پر توکل کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ)) 1

"اس کو باندھ دو اور اللہ پر توکل کرو۔"

معلوم ہوا کہ اسباب کو اختیار کرنا ضروری ہے۔ اور ان کو چھوڑنا گمراہی ہے۔ لیکن اسباب ہی کو سب کچھ نہیں سمجھنا چاہیے۔ اسباب پر نہیں بلکہ اللہ پر توکل کرنا چاہیے۔ وہ مسبب الاسباب ہے۔ اسباب کے اندر تاثیر پیدا کرنا اور اسباب کے استعمال سے صحیح نتائج برآمد کرانا خالق کائنات ہی کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی اس مسئلے کی وضاحت فرمائی ہے:

﴿اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ﴾ 2

"پھر کیا تم نے دیکھا جو کچھ تم بوتے ہو؟ اسے تم اگاتے ہو یا ہم ہی اگانے والے ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو ضرور اسے ریزہ ریزہ کر دیں، پھر تم تعجب سے باتیں بناتے رہ جاؤ۔"

اس مضمون کی متعدد آیات قرآن مجید میں موجود ہیں کہ اسباب کو نتائج تک اللہ تعالیٰ ہی پہنچاتا ہے۔ دوستو! اگر علاج توکل علی اللہ کے منافی ہوتا تو

☆ امام المتوکلین نبی اکرم ﷺ علاج کرنے کا حکم نہ دیتے۔
☆ حدیث وسنت اور سیرت طیبہ کی کتابوں آپ کا یہ اسوہ حسنہ مذکور نہ ہوتا۔
☆ آپ ﷺ اپنے پیاروں کے لیے خود علاج تجویز نہ کرتے۔
☆ علاج معالجہ کے اصولی احکام شریعت اسلامیہ میں موجود نہ ہوتے۔

جب یہ سب کچھ ثابت ہے تو علاج کرانا، توکل علی اللہ کے منافی کیسے ہو سکتا ہے۔ علاج معالجہ مشروع ہے اور یہ ایمان بالقدر کے لیے بھی مضر نہیں ہے۔ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یہ جو ہم لوگوں کو دم کراتے اور ادویاتی علاج کراتے ہیں، اور جن چیزوں کو ڈھال بنا کر ہم خود بچتے ہیں؟ کیا یہ تقدیر الٰہی میں سے کچھ بدل سکتی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

---

1 الترمذی، ابواب القیامة، باب نمبر ١٥١٤: ٢٠١٧۔
2 الواقعه٥٦: ٦٣ تا ٦٥۔

((هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ)) ❶

''یہ تو خود تقدیر الٰہی میں سے ہیں۔''

علامہ بدیع الزماں رحمہ اللہ اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''یعنی یہ سب چیزیں اللہ کی تقدیر سے بنی ہیں۔ اور ان میں اور ان مقاصد واغراض میں تعلق سبب اور مسبب کا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو سبب ٹھہرایا ہے۔ پھر وہ مسبب الاسباب ان کے بعد مسبب کو ظاہر فرماتا ہے۔ اور جہاں چاہتا ہے باوجود سبب کے مسبب کا ظہور نہیں کرتا اور جب چاہتا ہے بغیر سبب کے مسبب کو ظاہر فرماتا ہے۔ یفعل ما یشاء ویحکم ما یرید اس کی شان ہے۔'' ❷

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے فیصلہ کن بات کہہ دی ہے:

''اور وہ احادیث جن میں علاج کا حکم ملتا ہے، توکل کے منافی نہیں ہیں۔ جیسے بھوک، پیاس، حرارت اور سردی کے موقع پر اضداد سے مداوا کرنا توکل کے منافی نہیں۔ نیز اس سے ان لوگوں کا رد بھی ملتا ہے جو علاج کا انکار کرتے ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ اگر شفا مقدر میں ہے تو پھر علاج سے کچھ فائدہ نہیں۔ اور اگر شفاء مقدر میں نہیں تو بھی علاج سے کیا فائدہ؟......'' ❸

علاج کی اقسام

اسلام ایک فطری اور مکمل دین ہے۔ اس میں انسانیت کے تمام مسائل کا حل موجو[د] ہے۔ اس نے اپنے ماننے والوں کو کسی بھی میدان میں تنہا نہیں چھوڑا۔ علاج ومعالجہ کے سلس[لے] میں بھی اسلام نے واضح رہنمائی فرمائی ہے۔ کتاب وسنت میں مختلف جسمانی امراض کے [لیے] دو قسم کے معالجات کا تذکرہ ملتا ہے:

پہلی قسم: ادعیہ واذکار سے علاج

دوسری قسم: ادویات سے علاج

سو ہم پہلے یہاں قسم اول کے علاج کا بیان کرتے ہیں۔ اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں

---

❶ الترمذی، ابواب القدر، باب ماجاء لا ترد الرّقی......: ۲۱٤۸۔

❷ جامع ترمذی: ۱/ ۷٦٦۔ ❸ زاد المعاد: ۳/ ۲۷٦۔

پہلی صورت: دعاؤں سے علاج

دوسری صورت: دم سے علاج

علامہ سید صدیق حسن قنوجی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''دفع امراض وآلام واوجاع واسقام کے لیے دو ہی صورتیں ہوتی ہیں۔ دعا یا دوا۔ سو کتب حدیث شریف میں طب نبوی (ﷺ) مذکور ہے، لیکن لوگ اپنی بے شعوری، ضعفِ ایمان کی وجہ سے اس پر عمل نہیں کرتے، اطباء کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ طب ایمانی کو چھوڑ کر طب یونانی میں گرتے ہیں۔ اسی لیے ان کو تجربہ اس (علاج بالادعیہ والاذکار) کے نفع کا نہیں ہے۔'' (1)

حکیم انقلاب ڈاکٹر دوست محمد صابر ملتانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''قوانین مذہب کو عوام کے ذہن نشین کرانا چاہیے، کیونکہ مذہب کے تقدس وپرہیزگاری اور خوف وہیبت کا اثر جو جسم وروح پر پڑتا ہے، وہ صرف علم وسائنس سے نہیں پڑتا، شاید یہی وجہ ہے کہ اسلام میں مذہب وہاں سے شروع ہوتا ہے، جہاں پرہیزگاری اور پاکیزگی کی انتہا ہوتی ہے۔'' (2)

معروف ڈاکٹر خالد غزنوی رحمہ اللہ نے اپنے مشاہدات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

''جسمانی دردوں کے لیے اسپرین ایک یقینی دوائی ہے۔ یہ دنیا کے ہر ملک میں نسخہ کے بغیر مل سکتی ہے۔ یہ دنیا میں سب سے زیادہ بکنے والی دوائی ہے۔ لیکن ہم نے سر درد کے کئی مریضوں کو دن میں چھ چھ گولیاں کھانے کے باوجود درد سے تڑپتے ہوئے دیکھا ہے۔ ہم نے اسپرین کھا کر لوگوں کو مرتے بھی دیکھا ہے۔'' (3)

گویا ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ نے تسلیم کیا ہے کہ جسمانی دردوں کے لیے اسپرین ایک یقینی دوا ہونے کے باوجود یقینی دوا نہیں ہے۔ بلاشبہ یہ اور مختلف طرقِ علاج میں استعمال ہونے والی اس جیسی ہزاروں ادویات انسان کی ذہنی صلاحیتوں کا مظہر تو ہیں۔ لیکن یقینی علاج صرف وہی ہیں جو وحی الٰہی پر مبنی ہیں اور سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی لسانِ نبوت سے صادر ہوئے ہیں۔

---

(1) الداء والدواء، ص: ۹ تمہید۔ (2) تحقیقات حمیات، ص: ۱۳۔

(3) اللہ الطبیب، ص: ۹۔

Scanned with CamScanner

وہ ہیں مسنون دعائیں اور مسنون دم، متعدد غذائیں اور مختلف دوائیں۔ چنانچہ یہاں ہم سب سے پہلے یقینی علاج بہ صورت ادعیہ واذ کار و دُ ر ُقی بیان کرتے ہیں۔

پہلی قسم: ادعیہ واذ کار سے علاج

دعاؤں سے علاج:

پہلی صورت

(الف) چند قرآنی اعمال:

۱۔ آیۃ الکرسی:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ ایک طویل حدیث شریف میں ہے:

''جو شخص رات کو سوتے وقت آیت الکرسی پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نگران (فرشتہ) مسلسل اس کی اور اس کے مال کی حفاظت کرتا ہے۔ اور شیطان اس کے قریب بھی نہیں پھٹکتا۔'' (1)

سبحان اللہ! یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر کتنا بڑا انعام ہے، مال اور جان دونوں محفوظ!

۲۔ سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس نے رات کو سورۃ البقرہ کی آخری دو آیات پڑھیں، وہ اس کے لیے کافی ہو جائیں گی۔'' (2)

اور بقول شیخ ابن باز رحمہ اللہ: ''يَعْنِي مِنْ كُلِّ سُوْءٍ'' (3)

یعنی ہر تکلیف کو روکنے کے لیے کافی ہیں۔

۳۔ سورۃ الاخلاص والمعوذتین

سیدنا خبیب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

(1) البخاری، الوکالة، باب اذا وکل رجلاً......: ۲۳۱۱۔

(2) البخاری، فضائل القرآن، باب فضل سورة البقرة: ۵۰۰۹۔

(3) بحوالہ دعا اور دوا کے مسنون آداب، ص: ۱۴۱۔

Scanned with CamScanner

"یہ تینوں سورتیں (الاخلاص، الفلق، الناس) تین تین مرتبہ صبح وشام پڑھا کرو، یہ تمہارے لیے ہر چیز سے کافی ہوں گی۔" [1]

دوستو! ڈینگی بخار بھی ہر چیز میں شامل ہے۔ یہ اس کے لیے بھی کافی ہیں۔ اِن شاء اللہ

(ب) چند مسنون دعائیں:

ا۔ایک جامع دعا:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ صبح وشام یہ دعا پڑھتے تھے اور کبھی ناغہ نہیں کرتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَأَھْلِیْ وَمَالِیْ، اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَآمِنْ رَّوْعَاتِیْ، اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَّمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَأَعُوْذُ بِعَظْمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ)) [2]

"اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین ودنیا اور اہل ومال کے بارے میں عفو وعافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے راز کی چیزوں کی پردہ پوشی فرما۔ میرے خوف کو امن میں بدل دے۔ اے اللہ! مجھے میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، دائیں سے اور بائیں سے اور اوپر سے (ہر قسم کی مصیبت سے) محفوظ فرما۔ اور میں تیری عظمت کے واسطے سے تیری پناہ میں آتا ہوں کہ میں اچانک (زمین میں) دھنسا دیا جاؤں۔"

۲۔غموں اور پریشانیوں سے نجات کی دعا:

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص صبح وشام سات سات مرتبہ یہ کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر پریشانی سے محفوظ رکھتا ہے۔" دعا یہ ہے:

---

[1] ابوداود، الادب، باب ما یقول اذا أصبح: ۵۰۸۲۔

[2] ابوداود، الادب، باب ما یقول إذا اصبح: ۵۰۷۴۔

((حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ)) ❶

''مجھے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے اسی پر توکل کیا اور وہی عرش عظیم کا رب ہے۔''

۳۔ آسمان وزمین کی نقصان دہ مخلوق سے تحفظ کا آسمانی نسخہ:

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

''جس نے (شام کو) یہ دعا تین مرتبہ پڑھی اسے صبح تک کوئی ناگہانی آفت نہیں آئے گی۔ اور جس نے صبح کو پڑھی اسے شام تک کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی۔'' دعا یہ ہے:

((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)) ❷

''اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام سے زمین وآسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔''

فائدہ: سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث ان کے صاحبزادے ابان بن عثمان رحمہ اللہ نے حاصل کی۔ جب انہوں نے آگے اپنے شاگردوں کو بیان کیا، اس وقت اُن کو فالج ہو چکا تھا۔ ان کے شاگرد نے تعجب سے ان کی طرف دیکھا تو وہ سمجھ گئے کہ معاملہ کیا ہے؟ اور فرمایا:

''کیا بات ہے میری طرف دیکھ رہے ہو؟ اللہ کی قسم! میں نے (حدیث بیان کرنے میں) نہ عثمان (رضی اللہ عنہ) پر جھوٹ باندھا ہے اور نہ ہی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھا ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ جس دن مجھ پر فالج کا حملہ ہوا، اس دن غصے کی وجہ سے میں یہ دعا پڑھنا بھول گیا تھا۔'' ❸

۴۔ حصول صحت کے لیے ہر صبح پڑھنے کی دعا:

یہ دعا ہر صبح پڑھنا مسنون عمل ہے۔

---

❶ ابوداود، الادب، باب ما يقول إذا اصبح: ۵۰۸۱۔

❷ ابوداود، الادب، باب ما يقول إذا اصبح: ۵۰۸۸۔ ❸ ایضًا۔

((اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ))

"اے اللہ! مجھے میرے بدن میں عافیت فرما، اے اللہ! مجھے میری سماعت میں عافیت فرما۔ اے اللہ! مجھے میری بصارت میں عافیت عطا فرما۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔"

فائدہ: سیدنا عبدالرحمن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی قدر سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: ابا جان! میں ہر روز آپ سے یہ (مذکورہ) دعا سنتا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ [1]

۵۔ لیل ونہار کے شر سے بچنے کی دعا:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

((اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ، رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ)) [2]

"ہم نے شام کی اور اللہ کے ملک نے شام کی، اللہ کا شکر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں، وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی سلطنت ہے۔ اسی کے لیے ہی سب تعریف ہے۔ اے پروردگار! میں تجھ سے رات کی بہتری مانگتا ہوں اور اس رات کے بعد کی بھی۔ اور پناہ میں آتا ہوں اس رات کی برائی سے اور اس کے بعد کی برائی سے۔ اے پروردگار! میں تیری پناہ میں آتا ہوں سستی

---

[1] ابوداود، الادب، باب ما يقول إذا اصبح: ٥٠٩٠۔

[2] مسلم، الذكر والدعا، باب فی الادعیه: ٦٩٠٧۔

اور بڑھاپے کی برائی سے اور اس کے بعد کی برائی سے۔ اے پروردگار میں تیری پناہ میں آتا ہوں جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب سے۔"

یہ دعا صبح وشام دونوں وقت پڑھنے کی ہے۔ صبح کے وقت أَمْسَيْنَا وَأَمْسٰى کی بجائے أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ کہا جائے گا۔ یہ مسنون عمل ہے۔ [1]

فائدہ: یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ مندرجہ بالا دعائیں بھی ایڈیز مچھر کے ڈنگ مارنے کے اوقات میں پڑھنے کی ہیں یعنی صبح وشام کے اوقات۔

۶۔ خطرناک بیماریوں سے پناہ مانگنے کی دعا:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّءِ الْأَسْقَامِ)) [2]

"اے اللہ! میں پھلبہری، پاگل پن، کوڑھ اور تمام بیماریوں کی برائی سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔"

۷۔ جانوروں کے ڈنک سے بچنے کی دعا:

سیدنا ابوالیسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے تھے:

((اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْھَدْمِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّي وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْھَرَمِ وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ يَّتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطٰنُ وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَمُوْتَ فِي سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ أَمُوْتَ لَدِيْغًا)) [3]

"اے اللہ! میں کسی چیز کے اپنے اوپر گرنے، کسی بلند جگہ سے نیچے گرنے، پانی میں ڈوبنے، آگ سے جلنے اور بڑھاپے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اور موت کے وقت شیطان کے غلبے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اور میں تیری پناہ

---

[1] دیکھیے: ایضا، ۶۹۰۸۔ [2] ابو داود، الصلاۃ، الاستعاذۃ: ۱۵۵٤۔
[3] ابو داود، الصلاۃ، الاستعاذۃ: ۱۵۵۲۔

Scanned with CamScanner

میں آتا ہوں کہ مجھے جہاد سے فرار ہو کر موت آئے۔ اور میں اس سے بھی تیری پناہ پکڑتا ہوں کہ کسی زہریلے جانور کے ڈنگ مارنے سے مجھے موت آئے۔"

یہ چند منتخب مسنون دعائیں ہیں جن کی یقینی تاثیر میں کسی مسلم کو کوئی شک نہیں ہونا چاہیے۔ کو پڑھنے سے سنت کی پیروی کا ثواب بھی ملے گا اور پڑھنے والے کا بدن جسمانی وروحانی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔ ان دعاؤں کے علاوہ ایسی بے شمار دعائیں احادیث شریفہ کے مقدس مجموعات میں جابجا گلشنِ صحت کی آب یاری اور بیماریوں سے تحفظ کے لیے موجود ہیں۔ ان سے بھرپور استفادہ کرنا چاہیے۔ اس مختصر رسالے میں انہیں درج کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

بخار اور وباؤں کے لیے دعا کرنا سنت ہے:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینے تشریف لائے تو ابو بکر اور بلال رضی اللہ عنہما بخار میں مبتلا ہو گئے۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جب بخار ہوتا تو یہ شعر پڑھتے:

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنَىٰ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

"یعنی ہر آدمی اپنے اہل وعیال کے ساتھ صبح کرتا ہے حالانکہ اس کی موت اس کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے۔"

اور جب بلال رضی اللہ عنہ کا بخار اترتا تو وہ بلند آواز سے یہ شعر پڑھتے:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

"کاش! میں ایک رات وادی مکہ میں گزار سکتا۔ اور میرے چاروں طرف اذخر اور جلیل (گھاس) ہوتی۔ کاش! ایک دن میں مجنہ کے پانی پر پہنچتا اور کاش! میں شامہ اور طفیل (پہاڑوں) کو دیکھ سکتا۔"

Scanned with CamScanner

اور پھر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ فرماتے: اے اللہ! شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف پر لعنت کر۔ انہوں نے ہمیں اپنے وطن سے اس وبا کے مسکن کی طرف نکال دیا۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ باتیں سن کر یوں دعا فرمائی:

((اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَةَ کَحُبِّنَا مَکَّةَ أَوْ أَشَدَّ، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا وَصَحِّحْھَا لَنَا، وَانْقُلْ حُمَّاھَا إِلَى الْجُحْفَةِ))

”اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت اسی طرح پیدا کر دے جس طرح مکہ کی محبت ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ کر دے۔ اے اللہ! ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما۔ اور مدینے کی آب وہوا ہمارے لیے صحت بخش بنا دے۔ اور اس کے بخار کو جحفہ کی طرف بھیج دے۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب ہم مدینے آئے تو یہ اللہ کی سب سے زیادہ بیماریوں والی سرزمین تھی۔ اور مدینہ میں بطحان نامی ایک نالے میں بدبودار پانی بہتا تھا۔“ [1]

فائدہ: اللہ پاک نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول فرمائی اور مدینہ نہ صرف آب وہوا بلکہ ہر لحاظ سے ایک جنت کا نمونہ شہر بن گیا۔ اور اللہ نے اسے ہر قسم کی برکتوں سے نوازا۔ [2]

اس سے معلوم ہوا کہ بخار وغیرہ کے لیے دعا کرنا مسنون عمل ہے۔

دوسری صورت: دم سے علاج

(الف) قرآنی دم:

ا۔ سورۃ الفاتحہ:

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم ایک سفر میں تھے۔ انہوں کے ایک قبیلے کی بستی کے قریب پڑاؤ ڈالا، اور ان سے ضیافت طلب کی۔ انہوں نے میزبانی کرنے سے انکار کر دیا۔ اچانک اسی قبیلے کے سردار کو (سانپ یا بچھونے

---

[1] البخاری، فضائل المدینہ، باب کراھیة النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان تعری المدینة: ۱۸۸۹۔

[2] صحیح بخاری: ۳/ ۱٦٧۔

ڈس لیا۔ بستی والوں نے کئی طرح کے جتن کیے مگر اسے کسی نے فائدہ نہ دیا۔ ان میں سے کسی نے کہا: چلو ان قافلے والوں سے پوچھ لیتے ہیں۔ شاید ان کے پاس کوئی دم وغیرہ ہو۔ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس آئے اور سارا ماجرا کہہ سنایا۔ اور دریافت کیا کہ کیا ان کے پاس کوئی دم وغیرہ ہے؟ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اسے دم کروں گا لیکن ہم نے تم سے میزبانی کرنے کا کہا تھا، تم نے انکار کر دیا تھا۔ اس لیے اب میں بھی اجرت کے بغیر دم نہیں کروں گا۔ آخر بکریوں کے ایک ریوڑ پر ان کا معاملہ طے ہو گیا۔ صحابی رضی اللہ عنہ وہاں گئے اور الحمد للہ رب العالمین (سورۃ الفاتحہ مکمل) پڑھ کر دم کر دیا۔ وہ تندرست ہو گیا اور چلنے پھرنے لگا۔ تکلیف کا نام ونشان بھی باقی نہ رہا۔

انہوں نے مقررہ معاوضہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو ادا کر دیا۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تقسیم کر لو۔ لیکن جس صحابی رضی اللہ عنہ نے دم کیا تھا وہ کہنے لگے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ معاملہ پیش کریں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو فرمائیں گے ہم وہی تسلیم کریں گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں کس نے معلوم کرایا کہ یہ دم ہے (یعنی سورۃ فاتحہ)۔ پھر فرمایا: تم نے ٹھیک کیا۔ بکریوں کو تقسیم کر لو، میرا حصہ بھی رکھنا۔" (1)

فائدہ: اجرت میں تیس بکریوں پر معاملہ طے ہوا۔ چنانچہ اُس صحابی رضی اللہ عنہ نے تین بار یا سات بار سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا۔ (2)

دعاؤں اور اذکار کی طرح دم بیماری سے پہلے بھی کیا جا سکتا ہے اور بیماری کے حملے کے بعد ازالۂ مرض کے لیے بھی کیا جا سکتا ہے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر زہریلے جانور کے کاٹنے میں دم کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ (3)

مچھر بھی زہریلے جانوروں میں شامل ہے، اس لیے اس کے کاٹنے سے دم سے علاج بھی ذکر کر دیا ہے۔

---

(1) البخاری، الاجارۃ، باب ما یعطی فی الرقیۃ......، ٢٢٧٦۔

(2) صحیح بخاری: ٣/ ٤٢٤۔

(3) البخاری، الطب، باب رقیۃ الحیۃ والعقرب: ٥٧٤١۔

Scanned with CamScanner

۲۔سورۃ الاخلاص والمعوذتین:

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ذی شان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر رات جب بستر پر آرام فرماتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر قل ھواللّٰہ احد۔ قل اعوذ برب الفلق۔ قل اعوذ برب الناس مکمل سورتیں پڑھ کر ان پر پھونکتے اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے۔ پہلے سر اور چہرے پر ہاتھ پھیرتے اور سامنے کے بدن پر یہ عمل آپ تین مرتبہ دہراتے تھے۔ ❶

یہ دعا بھی ہے اور دم بھی۔ تفصیل دعا سے علاج میں مندرج ہے۔ اگر مریض خود ان کو پھونکنے سے معذور ہو تو کوئی دوسرا صالح آدمی بھی مریض کو دم کر سکتا ہے۔ ❷

(ب) چند مسنون دم

ا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دم:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے ثابت بنانی رحمہ اللہ کو طبیعت کی خرابی کی بنا پر کہا کہ میں تجھے وہ دم نہ کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا ضرور کیجیے۔ فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَأْسِ اِشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَا شَافِيَ اِلَّا أَنْتَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا)) ❸

”اے لوگوں کے رب! تکلیف کو دور کرنے والے، شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں، ایسی شفا عطا فرما کہ بیماری بالکل باقی نہ رہے۔“

۲۔جبریل علیہ السلام کا دم:

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے مطابق جبریل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دم کیا:

((بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ

---

❶ البخاری، فضائل القرآن، باب فضل المعوذات: ۵۰۱۷۔

❷ دیکھیے: صحیح بخاری: ۵۰۱۶۔

❸ البخاری، الطب، باب رقیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ۵۷۴۲۔

حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ)) ❶

”اللہ پاک کے نام سے میں آپ پر دم کرتا ہوں ہر چیز جو آپ کو تکلیف دے، ہر جان کی برائی سے، حاسد کی نظر سے، اللہ آپ کو شفا دے۔ میں اللہ کے نام کے ساتھ آپ کو دم کرتا ہوں۔“

۳۔ تمام بیماریوں سے نجات کا دم:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اگر کوئی شخص مریض کی عیادت کے وقت سات مرتبہ یہ دعا پڑھے تو اس بیماری میں اگر یہ اس کی مرض الموت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور شفا عطا کرتے ہیں:

((أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ)) ❷

”میں عظمت والے اللہ عرش عظیم کے مالک سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفا عطا فرمائے۔“

مولانا حکیم محمد صادق سیالکوٹی رحمہ اللہ نے اس دعا کے متعلق فرمایا:

”وضو کر کے سات بار پڑھ کر مریض پر صبح و شام پھونکیں۔ اور پانی پر دم کر کے چہرے پر چھینٹے ماریں۔ اللہ شفا دے گا۔“ ❸

(ج) بزرگوں کے معمولات:

ا۔ شیخ الحدیث حافظ محمد بنیامین طور رحمہ اللہ کا معمول:

میرے شیخ اور استاذ حافظ محمد بنیامین طور صاحب رحمہ اللہ (سابق شیخ الحدیث و مدیر التعلیم جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن ضلع فیصل آباد) روحانی علاج میں غیر معمولی مہارت اور شہرت رکھتے تھے۔ ان کے دم اور دعا سے خلق کثیر مستفید ہوئی۔ ان کے ایک شاگرد اور خادم خاص، ہمارے فاضل دوست مولانا حکیم حافظ محمد زکریا قصوری حفظہ اللہ نے اس سلسلے میں ان سے

---

❶ مسلم، السلام، باب الطب.....، ۵۷۰۰۔

❷ ابو داود، الجنائز، باب الدعاء للمریض.....، ۳۱۰۶۔

❸ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں، ص: ۱۱۹۔

Scanned with CamScanner

استفادہ کیا ہے۔ حضرت حافظ صاحب رحمہ اللہ نے قصوری صاحب کو مندرجہ ذیل دم مرحمت فرمایا۔ انہوں نے ازراہ کرم مجھے عطا کیا۔ اب میں یہاں افادۂ عام کے لیے شائع کر رہا ہوں۔ یہ رقیہ (دم) جملہ امراض وعوارض کے لیے مفید ہے۔

سورۃ الفاتحہ (۷ بار) درود ابراہیمی (ا بار) سورۃ الاخلاص (ا بار) سورۃ الفلق (ا بار) سورۃ الناس (ا بار)۔ باوضو پڑھ کر مریض کو دم کر دیں۔ پھر دوسری مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔ اور ایسے ہی تیسری مرتبہ۔ ایک ہی مجلس میں تین بار دم کر دیں۔ ان شاء اللہ شفا ہو گی۔ حسب ضرورت کئی بار بھی کیا جا سکتا ہے۔

۲۔ میرے آباء واجداد کا معمول

سورۃ الفاتحہ بمع اول وآخر درود ابراہیمی۔ سورۃ الفاتحہ پڑھتے جائیں اور مریض پر پھونکتے جائیں حتی کہ مریض کو افاقہ ہو جائے۔ راقم الحروف کا بھی معمول ہے۔ ❶

۳۔ آیاتِ شفا:

آیات شفا کی تعداد چھ ہے۔ یَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ○ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ○ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ اَلَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ○ وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ○ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ○ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ○

سید صدیق حسن قنوجی رحمہ اللہ نے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ ان آیات کو لکھا جائے اور دھو کر مریض کو پلایا جائے۔ اور سید صدیق حسن رحمہ اللہ نے لکھا:

"میں نے استعمال ان آیات کا امراض میں کیا، مجرب وصحیح پایا وللہ الحمد۔" ❷

سید عبدالخالق شاہ ترمذی حفظہ اللہ نے مولانا سید مولا بخش کوموی ترمذی رحمہ اللہ کی علالت کے واقعات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

---

❶ منقول از بیاض محمدی قلمی، حصہ روحانی علاج۔

❷ الداء والدواء، ص: ۱۰۰، ۹۹۔

''انہی دنوں شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ ویرووالوی رحمہ اللہ، فیصل آباد سے تشریف لائے۔ کافی دیر بیٹھے رہے۔ پھر مجھ سے قلم دوات منگوائی اور کاغذ پر آیاتِ شفا لکھ کر دیں اور مجھے ہدایت کی کہ پانی میں دھو کر حضرت کو پلاؤں ......۔'' ❶

(د) بچوں کو جسمانی اور روحانی بیماریوں سے بچانے کا نسخہ:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حسن و حسین کو ان کلمات کے ساتھ اللہ کی پناہ میں دیتے تھے اور فرماتے کہ تمہارے جد امجد (ابراہیم علیہ السلام) بھی اسماعیل و اسحق علیہما السلام کو انہی کلمات سے اللہ کی پناہ میں دیتے تھے:

أُعِيذُ كُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ۔ ❷

''میں تم دونوں کو ہر شیطان سے اور زہریلے جانور سے اور ہر نظر بد سے اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ پناہ دیتا ہوں۔''

دوسری قسم: ادویات سے علاج

(الف) چند مفردات جن کی پیغمبرِ اسلام علیہ السلام نے تعریف فرمائی:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لكل داءٍ دواءٌ فإذا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى)) ❸

''ہر بیماری کے لیے دوا موجود ہے۔ جب دوا کا استعمال بیماری کے مطابق ہو جائے تو مریض اللہ کے حکم سے شفایاب ہو جاتا ہے۔''

ڈینگی بخار کے ادویات سے علاج میں ہم سب سے پہلے ان مفرد ادویہ کا ذکر کریں گے جن کی صفت لسانِ نبوت سے جاری ہوئی۔ اور یہ چند مفردات قانون مفرد اعضاء اور طب

---

❶ جدی و مرشدی، ص: ۱۰۳۔

❷ البخاری، احادیث الانبیاء، باب نمبر ۱۰: ۳۳۷۱۔

❸ مسلم، السلام، باب لکل داء دواءٌ: ۵۷۴۱۔

Scanned with CamScanner

قدیم کے اصولوں کے مطابق بھی ڈینگی بخار میں مفید ہیں۔ اِن شاء اللہ تعالیٰ

ا۔ عجوہ:

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ تَصَبَّحَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةٍ لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سَمٌّ وَلَا سَحَرٌ)) 1

''جس نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں، اسے اس دن نہ زہر نقصان پہنچا سکے گا اور نہ ہی جادو۔''

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''عجوہ کھجور کی ایک قسم ہے اور یہ قسم حجاز کی تمام اقسام کھجور سے اعلیٰ و افضل ہے۔ یہ ایک بہترین نوع ہے جو انتہائی لذیذ ہوتی ہے۔ بدن کو فربہ اور قوی کرتی ہے۔ اور کھجور کی تمام اقسام سے زیادہ نرم، عمدہ اور ذائقہ دار ہوتی ہے۔'' 2

ڈینگی بخار میں عجوہ کا استعمال دودھ کے ساتھ کرنا چاہیے۔ عجوہ دستیاب نہ ہو یا دسترس سے باہر ہو تو عام کھجور کی بھی قرآن کریم اور احادیث میں فضیلت آئی ہے۔ ان سے بھی فوائد حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ واللہ اعلم

۲۔ شربتِ عسل:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں شہد کے بارے میں فرمایا:

﴿فِيهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ﴾ 3

''اس میں لوگوں کے لیے ایک قسم کی شفا ہے۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں:

((اَلشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ: فِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ، أَوْ شَرْبَةِ عَسَلٍ، أَوْ كَيَّةٍ

---

1 البخاری، الاطعمہ، باب العجوہ: ٥٤٤٥۔

2 زاد المعاد: ٣/ ٥٦٢۔ 3 النحل ١٦: ٦٩۔

بِنَارٍ، وَأَنْهٰى أُمَّتِي عَنِ الْكَيِّ)) ❶

”شفا تین چیزوں میں ہے، پچھنا لگوانے (حجامہ) میں، شہد پینے میں اور آگ سے داغنے میں۔ لیکن میں اپنی امت کو آگ سے داغنے سے منع کرتا ہوں۔“

ڈینگی بخار کے مریض شہد کو پانی میں حل کر کے استعمال کریں۔ ان شاء اللہ یقیناً فائدہ ہوگا۔

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

”سب سے اعلیٰ (شہد) وہ ہے جو سب سے زیادہ سفید اور صاف ہو، نرم اور خوب شیریں ہو۔“ ❷

نیز انہوں نے شہد کو تمام غذاؤں سے افضل قرار دیا ہے۔ ❸

۳۔ آب زم زم:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ)) ❹

”آب زم زم جس مقصد کے لیے پیا جائے پورا ہو جاتا ہے۔“

اگر ڈینگی بخار سے شفایابی کی نیت سے پیا جائے تو شفا یقینی ہے۔ ان شاء اللہ۔

ڈاکٹر خالد غزنوی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

”حرم شریف کے ایک خادم نے ہمیں بتایا کہ اس نے کینسر کے ایک مریض کو دیکھا جو جاں بلب تھا۔ لوگ اسے اٹھا کر نماز کے وقت مسجد میں لاتے تھے۔ وہ روزانہ زمزم کا پانی پیتا اور اسی پانی کو اپنی رسولیوں پر ڈال کر دن بھر کے لیے مزید پانی ہمراہ لے جاتا۔ چند دن بعد وہ شخص اپنے پیروں پر چل کر آنا شروع ہو گیا۔ اور پھر پوری طرح تندرست ہو گیا۔ ❺

---

❶ البخاری، الطب، باب الشفاء فی ثلاث: ٥٦٨٠۔

❷ زاد المعاد: ٣/ ٥٦١۔ ❸ ایضًا: ٣/ ٤٥٣۔

❹ ابن ماجه، المناسك، باب الشرب من زم زم: ٣٠٦٢، صحيح المتن۔

❺ طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ٢/ ٥٠۔

سبحان اللہ! جن امراض کے علاج سے جدید میڈیکل سائنس قاصر ہے۔ اسلام کے قانونِ شفا میں ان کے لیے یقینی صحت کے وسائل موجود ہیں۔ یہ اور اس طرح کے سیکڑوں بلکہ بے شمار واقعات محفوظ ہیں۔ اور اس کے متعلق مستقل کتب بھی تحریر کی گئی ہیں۔

جدید میڈیکل سائنس میں علاج معالجہ میں پانی کی اہمیت کو انیسویں صدی میں تسلیم کیا گیا۔ جب کہ احادیث کے علاوہ قرآن کریم میں سیدنا ایوب علیہ السلام کے واقعہ میں پانی سے علاج کا عملی نمونہ موجود ہے۔ لیکن دنیا میں رائج لگ بھگ ڈیڑھ سو طرقِ علاج میں سے ایک علاج بالماء (HYDROPATHY) صدیوں بعد وجود میں آیا ہے۔

۴۔ غسل آبی:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَطْفِئُوْهَا بِالْمَاءِ)) [1]

''بخار جہنم کی بھاپ میں سے ہے اس لیے اس کی گرمی کو پانی سے بجھاؤ۔''

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کے پاس جب کوئی مبتلائے بخار عورت لائی جاتی تو اس کے لیے دعا کرتیں اور اس کے گریبان میں پانی ڈالتیں۔ وہ بیان کرتی تھیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنے کا حکم دیا۔ [2]

فائدہ: اس سے مراد وہ بخار ہے جو صفراء کے جوش سے ہو۔ اس میں ٹھنڈے پانی سے نہانا یا ہاتھ پاؤں دھونا بھی مفید ہے۔ اسے آج ڈاکٹری نے بھی تسلیم کیا ہے۔ شدید بخار میں برف کا استعمال اسی قبیل سے ہے۔ [3]

اسباب وعلامات کے ضمن میں یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ ڈینگی بخار صفراوی ہوتا ہے۔ غسل آبی ایسے مریضوں کے لیے بہت مفید ہوتا ہے۔

۵۔ تلبینہ

سیدنا عروہ رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیمار کے لیے اور

---

[1] البخاری، الطب، باب الحمی من فیح جهنم: ۵۷۲۳۔

[2] ایضًا: ۵۷۲٤۔ [3] صحیح بخاری: ۷/ ۳۰۰۔

Scanned with CamScanner

میت کے سوگواروں کے لیے تلبینہ پکانے کا حکم دیتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ التَّلْبِينَةَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ)) ❶

"تلبینہ مریض کے دل کو سکون پہنچاتا ہے اور کچھ غم دور کرتا ہے۔"

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بھی مرقوم ہے کہ وہ تلبینہ پکانے کا حکم دیتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ مریض کو اگرچہ تلبینہ ناپسند ہو لیکن وہ اس کو فائدہ دیتا ہے۔ ❷

تلبینہ جو کے دلیے کو کہتے ہیں۔ یہ جو اور دودھ سے تیار کر کے شہد سے شیریں کیا جاتا ہے۔ یہ بھی ڈینگی سمیت تمام صفراوی امراض میں مفید ترین غذائے دوائی ہے۔

(ب) طبی تجرباتی علاج:

مجوزہ: محترم جناب حکیم محمد ظفر اللہ انبالوی صاحب، مدیر اعلیٰ ماہنامہ اسرار تجدید طب فیصل آباد و تجدید طب فاؤنڈیشن پاکستان فیصل آباد، ہیلپ لائن: 0300-7674605

اگر مریض کو پیچش کی شکایت نہ ہو تو

غدی اعصابی ملین	دو گولی دن میں تین بار
اعصابی غدی تریاق	ایک گولی دن میں تین بار
اکسیر بادیان	ایک گولی دن میں تین بار

جوارش شاہی یا سفوف مفرح جدید دن میں دو بار دیں۔

اگر قبض ہو تو غدی اعصابی ملین کی بجائے غدی اعصابی مسہل دیں۔

نیز صبح و شام کشتہ گاؤدنتی در برگ مدار دن میں دو بار دیں یا حکیم انقلاب رحمہ اللہ کا غدی بخار سے ہلکی حرارت والا مرکب دیں۔

مشروبات میں شربت دینار، شربت شہد، شربت صندل یا شربت بزوری دیں۔

عرق گاؤزبان، عرق گلاب اور عرق کاسنی ملا کر ایک کپ صبح و شام دیں۔

---

❶ البخاری، الطب، باب التلبينة للمريض: ٥٦٨٩۔

❷ دیکھیے: ایضاً: ٥٦٩٠۔

اگر مریض کو پیچش ہوں تو غدی اعصابی ادویہ مت دیں بلکہ اکسیر بادیان دو گولی دن میں تین بار دیں۔

اگر مریض کو ضعفِ قلب بھی ہو تو مندرجہ ذیل نسخہ دیں:

آلو بخارا 5 دانہ + عرق مکو و عرق کاسنی۔

دونوں عرق ایک گلاس لے کر اس میں آلو بخارا بھگو دیں۔ پھر اس کو مل چھان کر اس میں لعاب اسبغول 5 گرام، شربت نیلوفر 20 گرام، خاکسی 3 گرام ملا کر پلائیں۔ (1)

(ج) غذائی علاج (پرہیز علاج سے بہتر ہے):

غذائی علاج مفید غذاؤں کے استعمال اور نقصان دہ غذاؤں سے پرہیز کو کہتے ہیں۔ بیماری میں پرہیز کرنا سنت سے ثابت ہے۔ ام المنذر رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور علی رضی اللہ عنہ ہمارے گھر تشریف لائے۔ ہمارے گھر میں کھجور کے خوشے لٹک رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کھانا شروع کیا۔ ساتھ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی کھانے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: رک جاؤ! تم کمزور ہو۔ بیماری سے ابھی اٹھے ہو۔ علی رضی اللہ عنہ رک گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے رہے۔ پھر ام المنذر رضی اللہ عنہا نے جو اور چقندر تیار کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! اس میں سے کھالو۔ یہ تمہارے لیے بہت مفید ہے۔ (2)

امام ترمذی رحمہ اللہ اور امام ابوداود رحمہ اللہ نے اس حدیث شریف سے پرہیز کا جواز ثابت کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا مسنون ہے۔ اور بیماری کے بعد بھی مزاج کے مخالف اشیاء سے اجتناب کرنا سنت سے ثابت ہے۔

غذائی علاج کی بنیاد پرہیز پر ہے۔ اس لیے سب سے پہلے "غذائی علاج کے اصول" ذہن نشین کر لیں اور انہیں علاج معالجہ کے وقت ہمیشہ مدنظر رکھیں، جنہیں حکیم انقلاب ڈاکٹر دوست محمد صابر ملتانی رحمہ اللہ نے اپنی تصنیف "تحقیقات علاج بالغذا" (ص:۱۴۹۔

---

(1) دیکھیے: معالجات قانون مفرد اعضاء: ۲/ ۱۰۱، ۹۹۔

(2) ابوداود، الطب، باب فی الحمیة: ۳۸۵٦۔

Scanned with CamScanner

۱۴۷) میں تحریر کیا ہے۔

ڈینگی بخار اور دیگر صفراوی امراض کے لیے مفید غذائیں:

ناشتہ: مربہ گاجر، حلوہ گاجر دودھ والا، گندم کا دلیہ دودھ والا، تلبینہ، ابلے چاول + دودھ چینی، سادہ کھیر، مربہ بہی، مربہ سیب، سویاں دودھ والی، سا گو دانہ، دودھ + چھلکا اسبغول + انڈے کی سفیدی، تازہ مکھن، ڈبل روٹی تازہ، گل قند + دودھ

دوپہر و شام: دال ماش، دال مونگ، ٹینڈے، ٹینڈیاں، کدو ہر قسم، توری ہر قسم، چقندر، اروی، مغز بکرا، گاجر، مولی، شلجم، مونگرے۔

مصالحہ برائے سالن: الائچی کلاں، کشنیز خشک وتر، زیرہ سفید، الائچی خورد، ہلدی، پودینہ، سونف، ادرک، لہسن، ہلکا نمک، ہلکی کالی مرچ، تازہ مکھن یا ڈالڈا گھی۔

پھل: انگور شیریں، امرود شیریں پختہ، گرما، ناشپاتی، مسمی، کیلا پختہ، تربوز، انار شیریں، خربوزہ، سردا، شہتوت پختہ۔

مشروبات: شربت شہد، اونٹنی کا دودھ، بھینس، بھیڑ، بکری گائے کا دودھ، کچی لسی، گاجر جوس، گنے کا رس، شربت بزوری، دینار، نیلوفر، بنفشہ، دودھ + سوڈا، شربت صندل، شربت فالسہ۔

قہوہ: الائچی خورد + زیرہ سفید + گل سرخ (پتی) یا دودھ میں ابال کر چینی یا شہد سے شیریں کر کے پلائیں۔

بیماریوں سے بچاؤ کے لیے چند احتیاطی تدابیر

۱۔ شریعت کی مخالفت نہ کریں:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (1)

"سو لازم ہے کہ وہ لوگ ڈریں جو اس کا حکم ماننے سے پیچھے رہتے ہیں کہ

---

(1) النور ۲۴: ۶۳۔

انہیں کوئی فتنہ آ پہنچے یا انہیں دردناک عذاب آ پہنچے۔"

گزشتہ صفحات میں یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ بیماریاں یا تو آزمائش (فتنہ) ہوتی ہیں یا عذاب۔ اس آیت مبارکہ میں آزمائشوں اور عذابوں کے وقوع کا ایک سبب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو قرار دیا گیا ہے۔ لہٰذا شریعت پر عمل کرنے سے مسلمان جسمانی اور روحانی امراض سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اکمل واتم۔

۲۔ اشیاءِ طعام میں مکھی گر جائے تو ڈبوئے بغیر نہ نکالیں:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مکھی تم میں سے کسی کے برتن میں گر جائے تو مکھی کو برتن میں ڈبو دے اور پھر نکال کر پھینک دے۔ کیونکہ اس کے ایک پر میں شفاء ہے اور دوسرے میں بیماری۔ ❶

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بھی نقل کیے ہیں:

"اور وہ (مکھی) اس پر کے ذریعے اپنا بچاؤ کرتی ہے جس میں بیماری ہے۔ پس اس ساری کو ڈبو دو۔ ❷

معلوم ہوا کہ اگر سیال اشیاء میں مکھی گر جائے تو بیماری اور نقصان سے بچنے کے لیے اسے ڈبکی دے کر باہر نکالنا چاہیے۔ اور ان چیزوں کا استعمال جائز ہے۔ البتہ اگر کسی کی طبیعت نہ مانے تو اور بات ہے۔ واللہ اعلم

۳۔ کتے کا جھوٹا نہ کھائیں:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کتا تمہارے کھانے پینے کی چیزوں میں منہ ڈال دے، تو اس میں موجود اشیاء کو گرا دیا جائے اور اس کو سات بار دھویا جائے، پہلی بار یا آخری بار مٹی کے ساتھ دھویا جائے۔ ❸

لہٰذا کتے کے جھوٹے برتنوں میں مذکورہ طریق کے مطابق پاک کیے بغیر کھانا پینا نہیں

---

❶ البخاری، الطب، باب إذا وقع الذباب ......، ۵۷۸۲۔

❷ ابوداود، الاطعمة، باب فی الذباب ......، ۳۸۴۴۔

❸ دیکھیے: مسلم، الطهارة، باب حکم ولوغ الکلب: ۶۴۸، ۶۵۱ والترمذی، الطهارة، باب ماجاء فی سور الکلب: ۹۱۔

Scanned with CamScanner

چاہیے اور کتے کی جھوٹی اشیاء کو کھانا پینا نہیں چاہیے بلکہ گرا دینا چاہیے۔

۴۔ رات کو کھانے پینے کی اشیاء کو ننگا نہ رکھیں:

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب سونے لگو تو چراغ بجھا دو، دروازے بند کر دو، مشکیزوں کے منہ باندھ دو اور کھانے پینے کے برتنوں کو ڈھانپ دو۔ (1)

امام مسلم رحمہ اللہ نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے جس میں بیماری اترتی ہے۔ پھر وہ بیماری بغیر ڈھانپے برتنوں اور کھلے منہ والے مشکیزوں میں داخل ہو جاتی ہے۔ (2)

جو اس برتن کے کھانے میں سے کھاتا ہے اور پینے میں سے پیتا ہے وہ بیمار ہو جاتا ہے۔

۵۔ پیتے ہوئے برتن میں سانس نہ لیں:

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص پانی پیے تو پانی (وغیرہ) پیتے ہوئے برتن میں سانس نہ لے۔ (3)

احکام شریعت پر عمل کرنے میں خیر ہی خیر ہے۔

۶۔ ٹونٹی کو منہ لگا کر نہ پئیں:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزے کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔ (4)

اسی طرح ٹونٹی یا پائپ سے منہ لگا کر بھی پانی نہیں پینا چاہیے۔

۷۔ ٹیک لگا کر نہ کھائیں:

سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ٹیک لگا کر نہیں

---

(1) البخاری، الاشربة، باب تغطية الاناء: ٥٦٢٤۔

(2) مسلم، الاشربة، باب تخمير الانار......، ٥٢٥٥۔

(3) البخاری، الاشربة، باب النهی عن النفس فی الاناء: ٥٦٣٠۔

(4) البخاری، الاشربة، باب الشرب من فم السقاء: ٥٦٢٧۔

Scanned with CamScanner

کھاتا۔ ❶

اس لیے ٹیک لگا کر کھانے پینے سے اجتناب کیجیے اور ہمیشہ اسوہ رسول ﷺ کو پیش نظر رکھیے۔

۸۔ برتن کے ٹوٹے ہوئے حصے سے منہ لگا کر نہ پئیں:

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیالے کے ٹوٹے ہوئے حصے (پر منہ رکھ کر) پینے سے اور برتن میں سانس لینے سے منع کیا ہے۔ ❷

۹۔ ناقص غذائیں نہ کھائیں:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاست خور جانوروں کا گوشت کھانے اور ان کا دودھ پینے سے منع فرمایا ہے۔ ❸

اس سے معلوم ہوا کہ ناقص غذائیں نہیں کھانی چاہییں۔ ناقص غذائیں ناقص صحت کا سبب بنتی ہیں۔

حرف آخر

دعائے شکر

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی کو بیماری میں مبتلا دیکھے تو یہ دعا کرے:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا))

"ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے بچایا جس میں تجھے مبتلا کیا اور اس نے مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت عطا کی۔"

اور فرمایا جب تک یہ دعا پڑھنے والا زندہ رہے گا، جس بیماری کو دیکھ کر اس نے یہ دعا کی، اس بیماری سے ہمیشہ محفوظ رہے گا۔ ❹

---

❶ البخاری، الاطعمه، باب الآكل متكا: ۵۳۹۸۔

❷ ابوداود، الاشربه، باب فی الشرب من ثلمة القدح: ۳۷۲۲۔

❸ ابوداود، الاطعمة، باب النهی عن اكل الجلالة والبانها: ۳۷۸۵۔

❹ الترمذی، ابواب الدعوات، باب ماجاء ما يقول إذا رای مبتلی: ۱۷۲۲۔

Scanned with CamScanner

کتابیات

۱۔ القرآن الکریم، تنزیل من رب العلمین، مترجم فضیلۃ الاستاذ عبدالسلام بن محمد، دارالاندلس لاہور، اپریل 2013۔

۲۔ تفسیر القرآن العظیم (تفسیر ابن کثیر)، علامہ عماد الدین ابن کثیر/ مولانا محمد جونا گڑھی، حذیفہ اکیڈمی، لاہور، 2001۔

۳۔ تفسیر احسن البیان، حافظ صلاح الدین یوسف، دارالسلام لاہور، 1998۔

۴۔ صحیح بخاری، امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری، ترجمہ وشرح مولانا محمد داؤد راز دہلوی، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، 2004۔

۵۔ صحیح مسلم مع شرح نووی مختصر، امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری/ علامہ وحید الزماں، اسلامی کتب خانہ لاہور۔

۶۔ سنن ابی داؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث السجستانی/ ابوانس محمد سرور گوہر، بتحقیق علامہ محمد ناصر الدین البانی، مکتبہ قدوسیہ، لاہور۔

۷۔ جامع ترمذی، امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی/ مولانا بدیع الزماں، اسلامی کتب خانہ لاہور۔

۸۔ سنن ابن ماجہ، امام ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ القزوینی/ علامہ وحید الزماں، اسلامی کتب خانہ لاہور۔

۹۔ زادالمعاد، علامہ حافظ ابن القیم/ سید رئیس احمد ندوی، نفیس اکیڈمی، کراچی 1990۔

۱۰۔ کتاب التوحید، شیخ محمد بن عبدالوہاب/ علامہ محمد بن یوسف سورتی، مکتبہ فکر لاہور، مئی 1992۔

۱۱۔ الروضۃ الندیۃ شرح الدرر البہیہ، علامہ سید صدیق حسن قنوجی بخاری، قدیمی کتب خانہ، کراچی۔

۱۲۔ اسلام اور جدید میڈیکل سائنس، ڈاکٹر محمد شوکت شوکانی، دارالاندلس، لاہور۔1426ھ

۱۳۔ اللہ الطبیب، ڈاکٹر خالد غزنوی، الفیصل، لاہور، جولائی 2008۔

Scanned with CamScanner

۱۴۔ رحمت عالم ﷺ کی دعائیں، مولانا حکیم محمد صادق سیالکوٹی، نعمانیہ، گوجرانوالہ۔
۱۵۔ دعا اور دوا کے مسنون آداب، مولانا عبدالخالق محمد صادق، دارالسلام، لاہور، اپریل 2007ء۔
۱۶۔ الداء والدواء، علامہ سید صدیق حسن قنوجی، محمدی کتب خانہ، لاہور۔
۱۷۔ بیاض محمدی، حصہ روحانی علاج، قلمی، خاندان مولف کے بزرگوں کے معمولات۔
۱۸۔ جدی و مرشدی۔ سید مولا بخش کوموی ترمذی، مولانا سید عبدالخالق شاہ ترمذی، ادارہ ترویج السنۃ، فیصل آباد، 2009۔
۱۹۔ طب نبوی (ﷺ) اور جدید سائنس، جلد دوم، ڈاکٹر خالد غزنوی، الفیصل، لاہور، نومبر 1988۔
۲۰۔ معالجات قانون مفرد اعضاء، حصہ دوم، مبلغ اسلام محمد ظفر اللہ انبالوی، فیضان البرکت پبلی کیشنز، فیصل آباد، نومبر 2012۔
۲۱۔ کلیات قانون (القانون فی الطب) ابوعلی الحسین ابن سینا / علامہ کبیر الدین دہلوی، دانش کدۂ حکمت وار برٹن، شیخوپورہ۔
۲۲۔ تحقیقات حمیات، حکیم انقلاب المعالج دوست محمد صابر ملتانی، معظم فرید فیض باغ لاہور، 1995۔
۲۳۔ تحقیقات علاج بالغذاء، حکیم انقلاب المعالج دوست محمد صابر ملتانی، ایضاً، 2008۔
۲۴۔ ماہیت الامراض، میجر (ر) ڈاکٹر غلام حیدر خان نیازی، شیخ محمد بشیر اینڈ سنز، لاہور۔
۲۵۔ سوانح حیات موجد قانون مفرد اعضاء، حکیم محمد یٰسین دنیاپوری، یٰسین طبی کتب خانہ، دنیاپور۔
۲۶۔ ڈینگی بخار سے متعلق حکومت پنجاب کا شائع کردہ معلوماتی لٹریچر۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

Scanned with CamScanner

تجدید طب فاؤنڈیشن پاکستان کے اغراض ومقاصد

۱۔ طب مفرد اعضاء کی ترویج وترقی کے لیے ہر سطح پر ہر ممکن طریقے سے بھرپور جدوجہد کرنا

۲۔ طب مفرد اعضاء کو دُنیا بھر میں متعارف کرانا خصوصاً اس کی روشنی کو ملک کے تمام گوشوں میں پہنچانا

۳۔ طب مفرد اعضاء کی افادیت اور دیگر طریقہ ہائے علاج پر اس کی فوقیت کو ثابت کرنا

۴۔ طب مفرد اعضاء کے اصول وکلیات کے مطابق اصلاح وتجدید کا عمل جاری رکھنا

۵۔ تجدیدِ طب فاؤنڈیشن کو ایسا مضبوط پلیٹ فارم بنانے کی کوشش کرنا کہ جس سے موجودہ حالات میں طبِ مفرد اعضاء کے اصول وکلیات کا تحفظ کیا جا سکے

۶۔ طب مفرد اعضاء کی نشر واشاعت کے عمل کو تیز کرنے کے لیے مستند طبی رسائل وجرائد اور کتب خصوصاً مجددِ طب حکیم انقلاب جناب دوست محمد صابر ملتانیؒ کی کتب کو نوازِ سرنو شائع کرنا

۷۔ اطباء کی طبِ مفرد اعضاء کے مطابق علمی وعملی تربیت کرنا

۸۔ طبِ مفرد اعضاء کے نصاب پر مشتمل تعلیمی ادارے قائم کرنا

۹۔ ملکی جڑی بوٹیوں اور ادویات کو اپنانا

۱۰۔ طب یونانی کے مجربات کے مزاج وافعال کو طبِ مفرد اعضاء کی روشنی میں متعین کر کے اسے ایک اصولی اور سائنٹیفک طریقہ علاج کے طور پر رواج دینا۔

۱۱۔ ملک بھر میں تحصیل وضلع کی ہر سطح پر علمی اور فنی خصوصاً طبِ مفرد اعضاء کے منتشر حلقہ جات کو منظم کرنا اور وقتاً فوقتاً ملک کے مختلف مقامات پر ورکشاپس اور سیمینارز کا انعقاد کرانا

۱۲۔ ملک بھر میں فری شفاخانے کھولنا اور فری طبی کیمپ لگانا

۱۳۔ تجدید طب فاؤنڈیشن کے پلیٹ فارم سے ایسی قیادت سامنے لانا جو طب مفرد اعضاء کے مختلف حلقوں اور اطباء میں اتحاد ویگانگت کی فضاء قائم کرے۔

۱۴۔ طبِ مفرد اعضاء کو موجودہ دور کا بہترین علاج ثابت کرتے ہوئے گورنمنٹ کو اس کی سرپرستی اور ہمدردی پر آمادہ کرنا

۱۵۔ اطباء کو وہی حقوق دلانے کی کوشش کرنا جو کہ ڈاکٹرز کو حاصل ہیں

۱۶۔ نیشنل کونسل فار طب کے الیکشن میں ایسے فعال، مخلص اور باوفا افراد کو سامنے لانا جو کہ طب اور طبیب کی بہتری وارتقاء کا جذبہ رکھتے ہوں

Scanned with CamScanner

اسلامک بُک کمپنی کی طرف سے قارئین کی خدمت میں انمول تحفہ

صحیح بخاری

اُستاذ الاساتذین وسید المحدثین وطبیبُ الحدیث فی علله

أبو عبد الله محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ

۱۹۴ھ-۲۵۶ھ

صحیح بخاری مولانا داود راز رحمہ اللہ کے ترجمہ اور حواشی کے ساتھ جدید اور منفرد انداز سے شائع ہو چکی ہے۔ جس میں احادیث کی تخریج کتب ستہ، مسند احمد اور موطا امام مالک سے کی گئی ہے۔ صحیح بخاری کا یہ ترجمہ اور حواشی مدت دراز سے خاص وعام میں مقبولیت حاصل کر چکا ہے۔ اس کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ فضیلۃ الشیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ اور فضیلۃ الشیخ عبد العزیز علوی حفظہ اللہ کے علمی و تحقیقی مقدمات شامل ہیں۔ یہ طبع آٹھ جلدوں میں دو مختلف ایڈیشنوں میں دستیاب ہے۔

ترجمہ وتشریح

مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ

تقدیم

فضیلۃ الشیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ	فضیلۃ الشیخ عبد العزیز علوی حفظہ اللہ
إدارة العلوم الأثرية	شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ

تخریج

احمد زهوة   احمد عناية

عزالدين ضلى   عماد الطيار

اسلامک بُک کمپنی

امین پور بازار بالمقابل بینک آف پنجاب فیصل آباد پاکستان

041-2637308 - 041-2647308 - 0321-6607308

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور پاکستان

0333-6607308 - 0300-8658535

e-mail: islamicbookcompany@gmail.com

Scanned with CamScanner